مجھے نماز سے پیار ہے

حصہ دوئم

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

بانی وسرپرست اعلیٰ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی III ' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔

042-36880028

www.seedharastah.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''مجھے نماز سے پیار ہے''

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

: مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

حسب فرمائش : الحاج شیخ حمید فاضل

نیشنل بیٹری (پرائیویٹ لمٹیڈ) لاہور

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سنٹر 6846677

کمپوزر و ڈیزائنر : محمد عثمان علی یوسفی

پروف ریڈر : رشید احمد جنجوعہ (ایم-اے ایل-ایل-بی) حافظ محمد رضوان یوسفی

پہلی مرتبہ : ۲۱۰۰ ۱۴۲۵ھ

دوسری مرتبہ : ۱۱۰۰ ۱۴۲۷ھ

تیسری مرتبہ : ۱۱۰۰ ۱۴۲۹ھ

ہدیہ : ۴۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ
۱۔	فہرست مضامین۔	۳
۲۔	بفیضانِ نظر۔	۸
۳۔	انتساب۔	۹
۴۔	پیشِ لفظ۔	۱۰
۵۔	قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔	۱۴
۶۔	فضیلتِ نماز۔	۱۷
۷۔	اِسلام کے پانچ بنیادی ارکان۔	۱۷
۸۔	نماز کا دین میں مقام۔	۱۸
۹۔	جنت کی کُنجی۔	۱۸
۱۰۔	اِسلام کیا ہے؟	۱۸
۱۱۔	نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے لئے بیعت کرنا۔	۱۹
۱۲۔	پانچ نہریں۔	۲۰
۱۳۔	بہترین عمل۔	۲۰
۱۴۔	سب سے بہترین عمل۔	۲۰
۱۵۔	اعمال میں افضل۔	۲۱
۱۶۔	وعدۂ خداوندی۔	۲۱
۱۷۔	پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنا۔	۲۱
۱۸۔	جنت کا پروانہ۔	۲۲
۱۹۔	نمازوں کی حفاظت کرنے والا جنتی ہے۔	۲۲
۲۰۔	صدیقین اور شہداء کے ساتھ۔	۲۳
۲۱۔	درختوں کے پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا۔	۲۳

۲۲۔ سر سے اوپر خطائیں جھڑنا۔ ۲۳

۲۳۔ نماز کی وجہ سے درجہ۔ ۲۵

۲۴۔ اولاد کو تعلیم نماز۔ ۲۵

۲۵۔ نماز پڑھنے کا ثواب۔ ۲۶

۲۶۔ جان سے پیاری نماز۔ ۲۶

۲۷۔ نماز کے بعد انتظارِ نماز (دائمی نماز)۔ ۲۷

۲۸۔ گناہوں کی بخشش۔ ۲۷

۲۹۔ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ۲۸

۳۰۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف۔ ۲۹

۳۱۔ گناہوں کا کفّارہ۔ ۳۰

۳۲۔ نماز قیامت کے دن نور بنے گی۔ ۳۰

۳۳۔ درجات میں فضیلت۔ ۳۱

۳۴۔ جماعت۔ ۳۱

۳۵۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی نیّت سے گھر سے نکلنے والا نمازی۔ ۳۲

۳۶۔ نماز باجماعت کی اہمیت۔ ۳۲

۳۷۔ جماعت کی فضیلت۔ ۳۳

۳۸۔ حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔ ۳۴

۳۹۔ باجماعت نماز پڑھنے سے گناہوں کی معافی۔ ۳۴

۴۰۔ ساری رات کے قیام کا ثواب۔ ۳۵

۴۱۔ نمازِ فجر کی جماعت۔ ۳۵

۴۲۔ جماعت کا انتظار۔ ۳۵

۴۳۔ دوزخ سے آزادی۔ ۳۶

۴۴۔ اکیلے نماز ادا کرنے کے بعد جماعت کو پانا۔ ۳۷

۴۵۔ باجماعت نماز پڑھنے والا مجاہد ہے۔ ۳۸

۴۶۔	جماعت سے پیچھے رہنے والوں کو تنبیہہ۔	۳۹
۴۷۔	نمازِ فجر اور منافق۔	۴۰
۴۸۔	شیطان غالب۔	۴۲
۴۹۔	نماز باجماعت ترک کرنے کا نقصان۔	۴۲
۵۰۔	بلاعذر گھر میں پڑھی گئی نماز قبول نہیں۔	۴۳
۵۱۔	نماز پڑھے بغیر مسجد سے نہیں نکلنا چاہیے۔	۴۳
۵۲۔	نماز باجماعت کا انتظار۔	۴۴
۵۳۔	نماز باجماعت کے آداب۔	۴۴
۵۴۔	صحیح العقیدہ اِمام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔	۴۴
۵۵۔	حدیث شریف ملاحظہ ہو!	۴۵
۵۶۔	نماز ترک کرنے کا نقصان۔	۴۶
۵۷۔	نماز نہ پڑھنے پر وعیدیں۔	۴۷
۵۸۔	بے نمازی کا دین نہیں۔	۵۰
۵۹۔	اِسلام کی بنیاد اور اَساس۔	۵۰
۶۰۔	جنت میں داخل ہونے کا نسخہ۔	۵۰
۶۱۔	دس چیزوں کی وصیّت۔	۵۱
۶۲۔	بے نمازی کا حشر۔	۵۲
۶۳۔	نماز کا چھوڑنا کفر۔	۵۲
۶۴۔	تارکِ نماز کے لئے حکم۔	۵۲
۶۵۔	بے نمازی کا حشر قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ۔	۵۳
۶۶۔	شادی و غمی کے موقع پر نمازوں سے غفلت۔	۵۳
۶۷۔	نماز کی برکتیں۔	۵۴
۶۸۔	نمازی کی آخرت میں کامیابی۔	۵۴
۶۹۔	ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے۔	۵۵

۷۰۔	نمازی دنیا میں پُرسکون۔	۵۵
۷۱۔	نماز پڑھنے سے گناہ معاف۔	۵۶
۷۲۔	نمازی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔	۵۷
۷۳۔	نماز سے رزق میں برکت وفراخی۔	۵۷
۷۴۔	نماز میں صف بندی کی اہمیت۔	۵۸
۷۵۔	تکمیلِ نماز۔	۵۸
۷۶۔	صفوں کو برابر کرو۔	۵۹
۷۷۔	صفوں کی سیدھائی کی تعلیم۔	۵۹
۷۸۔	صفوں کو برابر کرنے کا طریقہ سکھانا۔	۵۹
۷۹۔	حضور ﷺ صفیں سیدھی فرماتے۔	۶۰
۸۰۔	امام تین بار کہے' برابر ہو جاؤ۔	۶۰
۸۱۔	دائیں بائیں دیکھ کر صفیں سیدھی کروانا۔	۶۱
۸۲۔	فرشتوں کی طرح صفیں بناؤ۔	۶۱
۸۳۔	پہلی صف پوری چاہئے۔	۶۲
۸۴۔	صفوں سے تیروں کو سیدھا کرنا۔	۶۲
۸۵۔	صفِ اوّل کی فضیلت۔	۶۳
۸۶۔	عاقل بالغ پہلی صف میں۔	۶۳
۸۷۔	حضور ﷺ کا پہلی صف والوں کے لئے اِستغفار۔	۶۴
۸۸۔	پہلی صف کے لئے قرعہ۔	۶۴
۸۹۔	جنت میں گھر۔	۶۴
۹۰۔	صفوں کو جوڑنے والوں پر دُرود۔	۶۵
۹۱۔	پہلی صف والوں پر فرشتوں کے دُرود۔	۶۵
۹۲۔	دائیں طرف والوں پر دُرود۔	۶۶
۹۳۔	اِمام کا درمیان میں ہونا۔	۶۶

۹۴۔ بڑے درجے والا' بہترین قدم۔ ۶۷
۹۵۔ پیچھے رہنے والے۔ ۶۷
۹۶۔ بائیں جانب کو آباد کرنے والے کو دوگنا ثواب۔ ۶۸
۹۷۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے؟ ۶۸
۹۸۔ لڑکوں کی صف۔ ۶۹
۹۹۔ صفوں میں شیطان کا گھسنا۔ ۶۹
۱۰۰۔ صف سے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز۔ ۶۹
۱۰۱۔ صفیں سیدھی نہ کرنے کی سزا۔ ۷۰
۱۰۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت۔ ۷۰
۱۰۳۔ ننگے سر نماز پڑھنا۔ ۷۱
۱۰۴۔ کس موقع پر پگڑی اور ٹوپی وغیرہ نہیں پہنی جاتی۔ ۷۶
۱۰۵۔ فرشتوں کی علامت۔ ۷۷
۱۰۶۔ مجاہدین میدان جنگ میں بھی عمامہ باندھتے تھے۔ ۷۷

آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!

تالیف: منیر احمد یوسفی (ایم-اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا:

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک بی III' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور 6846677

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرطریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول،

پروانۂ توحیدورسالت، امین علمِ لدنی،

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

رحمہ اللہ تعالیٰ

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶۷ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

بندۂ ناچیز ''مجھے نماز سے پیار ہے'' کے عنوان سے تالیف کی گئی اپنی اِس کتاب کو اُن بندگانِ ربُّ العالمین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ جنہوں نے قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نماز با جماعت ادا کرنے اور قرآن مجید و سُنّتِ مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کر رکھا ہے۔ یہ ہستیاں وہ ہستیاں ہیں جو ربِّ ذوالجلال کا قرب پانے کیلئے فرائض اور سنن تو اپنی جگہ چھوٹے سے چھوٹے نفلی عمل میں بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

نیاز کیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

www.seedharastah.com

پیشِ لفظ

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس سے ہر بندۂ مومن اور راہِ سلوک کا مسافر خوش اعتقاد اوّل تا آخر اِس سے راہِ حق پاتا ہے اور نماز ہی میں اُسے اُس کے مقامات کا کشف ہوتا ہے۔ اِس لئے بدن کو اِس عظیم عبادت کا خوگر بنانا چاہیے۔

اِس بے راہ روی اور خوفناک گمراہی کے دور میں نماز ادا کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ نماز ادا کرنا بیک وقت معاشرے اور نفس کے خلاف جہاد ہے۔ ہم مسلمانوں کی حالت اتنی پتلی ہو چکی ہے کہ والدین جن کے پاؤں کے نیچے جنت ہے اور جن کو جنت کا دروازہ ہونے کا اعزاز عطا فرمایا گیا ہے، اُن میں سے اکثر نہ تو خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالکان میں سے گِنے چنے لوگ ہیں جو اپنے ماتحتوں کو نماز کی ترغیب و تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض کارخانہ دار یا فیکٹریوں کے مالکان اور دکاندار ایسے بھی ہیں جن کے کچھ ملازمین خوش قسمتی سے نمازی ہوتے ہیں مگر وہ مالکان' نمازی ملازمین کی ذراسی دیر پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ ایسے دور میں نماز کی ادائیگی کو جہادِ اکبر کا درجہ حاصل ہے۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ ایک دفعہ کفار سے جہاد کے بعد واپس تشریف لائے تو فرمایا: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ[1] ''ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ کر آئے ہیں یہ بڑا جہاد نفس کے خلاف ہے۔'' اِس اِرشادِ مبارک کا آج کل کی زندگی پر بھی سو فیصد اطلاق ہوتا ہے کہ آج کے دور میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی اور صحیح زندگی گزارنا واقعی جہادِ اکبر ہے۔

اکثر اوقات یہ کہا جاتا ہے ابھی بہت عمر ہے' ساری عمر نمازیں ہی پڑھنی ہیں۔ حضور ﷺ کا اِرشاد ہے ''هلك المسوفون'' [2] ''ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں، عنقریب ہم یہ کام کر لیں گے'' یعنی (آج کا کام کل پر ڈالنے والے)۔

---

[1] کشف الخفاء جلد ا ص ۴۲۵، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی جز ۱۳ ص ۴۹۳۔ [2] مکتوبات حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز دفتر اول حصّہ دوم مکتوب نمبر ۷۳۔

آغازِ جوانی کے وقت میں دشمنوں یعنی نفس اور شیطان کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، اِس عمر میں تھوڑے عمل کا اِس قدر اعتبار اور اِس قدر وقعت ہے کہ دشمنوں کے غلبہ نہ ہونے کے وقت کئی گنا زیادہ عمل بھی اتنا اعتبار اور قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ [۳]

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ''پیدائش اِنسانی سے مقصود، لہو و لعب، کھانا پینا اور سونا ہی نہیں بلکہ اِنسانی خلقت اور پیدائش سے مقصود یہ ہے کہ بندہ وظائفِ بندگی ادا کرے اور عجز و انکساری، محتاجی اور ہمیشہ بارگاہِ خداوندی جل وعلا میں التجا اور تضرع کا تعلق قائم رکھے۔ وہ عبادات جو شرع محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کی ہیں اُن عبادات سے مقصود بھی بندوں کے منافع اور مصالح ہیں''۔ [۴]

اہل دنیا میں سے ظاہری شوکت و مرتبے والا شخص اپنے ماتحت متعلقین میں سے کسی کو خدمت کے ساتھ سرفراز کرے اور اِس خدمت میں خدمت سپرد کرنے والے صاحبِ شوکت شخص کا نفع بھی ہو تو یہ ماتحت اِنسان اِس کے حکم کو کس قدر عزیز خیال کرتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک عظیم القدر شخص نے اُسے اِس خدمت پر مامور کیا ہے تو یہ ماتحت اِنسان پوری اِحسان مندی کے ساتھ اِس خدمت کو بجالائے گا تو بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ خداوندِ قدّوس جلَّ سلطانہ کی عظمت اِس دنیادار شخص کی عظمت سے بھی (نظر میں) کم محسوس ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَحکام اور اُس کے وظائفِ بندگی کی ادائیگی میں کوشش نہ کی جائے، شرم آنی چاہیے اور خوابِ خرگوش سے بیدار ہونا چاہیے [۵]

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَحکام نہ بجالانا دو وجہ سے ہوتا ہے یا تو اِس بنا پر کہ اخبارات شرعیہ کو جھوٹا خیال کیا جائے اور اُن پر یقین نہ ہو یا اِس بنا پر کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم و فرمان کو دنیاداروں کے حکم سے بھی حقیر اور کم تر خیال کیا جائے۔ اِس صورت حال کی شناخت اور برائی آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، اے فرزند! جس شخص کے جھوٹ کا بارہا تجربہ ہو چکا ہو وہ اگر یہ اطلاع دے کہ فلاں قوم پر اُن کے دشمن فلاں

[۳] مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۷۳۔ [۴] مکتوب نمبر ۷۳۔ [۵] مکتوب نمبر ۷۳۔

رات شب خون ماریں گے تو اُس قوم کے عقل مند لوگ اپنی حفاظت کے لئے چارہ جوئی کریں گے اور مصیبت سے دفاع کی فکر کریں گے، باوجودیکہ جانتے ہیں کہ اطلاع دینے والا شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔ لیکن پھر بھی کہتے ہیں کہ عقلمندی یہی ہے کہ خطرے کے وَہم سے بھی پرہیز کرنا اور بچنا ضروری ہے۔

نبیِ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے والے کے لیے خوش خبریاں عطا فرمائی ہیں اور نہ پڑھنے والے کے بارے میں وعیدیں۔ لیکن لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے، اگر پرواہ کرتے تو اُس کے ازالے کی فکر کرتے، تو کیا یہ اِیمان ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کو عام آدمی کی خبر جتنی بھی اہمیت نہیں دی جاتی؟

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشادِ عظیم ہے:- **وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ o** (الحجرات:۱۸) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارے اَعمال کو خوب دیکھ رہا ہے''۔ اِس ارشادِ خداوندی کے باوجود ہم لوگ اعمالِ غیر صالحہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اِس کے برعکس اگر ہم یہ جانتے ہوں کہ ایک ادنیٰ اور حقیر شخص ہمارے اَعمالِ غیر صالحہ سے باخبر ہے تو ہم اُس کے سامنے ہرگز برُے اَعمال نہیں کرتے۔

جاننا چاہیے نماز تمام عبادات کی جامع ہے۔ تمام فرض اَعمال سے برتر ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ بندے کو رَبِّ ذوالجلالِ والاکرام کی بارگاہ میں سب سے زیادہ اعلیٰ قرب نماز میں حاصل ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ نماز دین کا ستون اور دین کی بنیاد ہے اور تمام عبادات کی سردار ہے۔ ہر وہ شخص جو اِن پانچ نمازوں کو' جو فرض ہیں، اُن کی شرائط وفرائض اور واجبات وسنن کے مطابق ادا کرتا ہے، اُس کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایسا بندہ اُس کی امان میں رہے گا اور اُسے حمایتِ الٰہی حاصل ہوگی۔ اور اگر کبیرہ گناہوں سے کنارہ کش رہے تو باقی ہر گناہ کے لئے یہ پانچ نمازیں کفّارہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

رَبِّ ذوالجلالِ والاکرام کے قریب کرنے والے اعمال ''فرائض'' ہیں اور پھر ''نوافل''۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشادِ عظیم ہے۔ ''میرا

بندہ جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں کوئی عبادت مجھے اُس سے زیادہ پسند نہیں ہے مگر جو میں نے اُس پر فرض فرمائی ہے اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادات کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں"۔٦

نماز کی برکت سے گنہگار بندے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نیک اور متقی کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ گناہوں سے دل پر میل کی جو تہہ چڑھ جاتی ہے' نماز کے وسیلہ سے وہ میل دور ہو جاتا ہے۔ نماز کو نہر سے تشبیہہ دی گئی ہے، نہر کا پانی جاری ہوتا ہے جو ہر ایک کو ہر طرح پاک کر دیتا ہے۔ ایسے ہی نماز ہر قسم کی گندگی کو دور کر دیتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَیل اور غسل کا ذکر کیا ہے میل جسم کو مَلے بغیر صاف نہیں ہوتا اور غسل میں نہانے والے کو بہت اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ غسل ایسے کیا جاتا ہے کہ کوئی بال بھی سوکھا نہ رہے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب نہانے والا خوب اچھی طرح مل مل کر جسم کو دھوئے۔ نماز پڑھنے میں بھی خوب اہتمام اور احتیاط ہے۔ تمام اَرکان کا صحیح صحیح ادا کرنا، نماز کا با جماعت، خشوع وخضوع سے اور وقت پر ادا کرنا، گناہوں کو دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی نے اِس کتاب کو اپنی دنیا اور آخرت کی بہتری اور قبر کی روشنی کے لئے ترتیب دیا ہے۔ ممکن ہے' اِس کتاب کو پڑھنے والے بے نمازی لوگ نمازی بن جائیں، سُستی کرنے والے ہوشیار ہو جائیں، جماعت کی اہمیت سے غافل نماز باجماعت کے پابند ہو جائیں۔ اِس طرح بندہ کی نجات کا سامان بھی تیار ہو جائے گا۔

خیر اندیش

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

---

٦ بخاری جلد۲ ص ۹۶۳، مشکوٰۃ ص ۱۹۷، قرطبی جلد۳ جز۶ ص ۱۳۵، شرح السنۃ جلد۵ ص ۱۹، فتح الباری جلد۱۱ ص ۳۴۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۶۴، جلد۱۰ ص ۱۹۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

دین اِسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اِس میں فرد سے لے کر گھر تک، گھر سے خاندان، برادری، محلّہ، شہر، ملک اور بین الاقوامی سطح تک ایک دوسرے سے منسلک اور مربوط نظام زندگی ترتیب دیا گیا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور ادیان، اِلہامی یا خودساختہ، دینِ اِسلام سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتے۔ تمام مذاہب کے ماننے والوں نے اپنے اپنے مذاہب کی حقیقت کو تبدیل کردیا ہے، من گھڑت مذاہب تو ایک طرف، ظہورِ اِسلام اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل کے ادیان کی اصل صورت اور اصول وضوابط کو مکمل طور پر تبدیل کردیا گیا ہے جب کہ دینِ اِسلام اپنی اَساس اور اصول وضوابط کے ساتھ مکمل اور غیر تحریف شدہ اصل حالت میں موجود ہے۔ اِس میں انفرادی اور اجتماعی عبادات اور معاملات کی بڑی وضاحت ہے۔ ایک مسلمان کے لئے دینِ اِسلام کا کوئی حکم اور اُصول پوشیدہ نہیں ہے' بس جاننے اور اُس پر شوق سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

کلمۂ توحید ورسالت کے بعد سب سے اہم عبادت اور فرض، نماز پنجگانہ کا قائم کرنا ہے۔ یہ اتنی بلند مرتبہ عبادت ہے جس کا حکم معراج شریف کی شب اللہ تبارک وتعالیٰ نے عالم بالا میں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا۔ اِسلام کے

فرائض میں سب سے پہلا فرض نماز ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ چنانچہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اگر نماز صحیح ہوئی تو بندہ کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز میں خرابی نکلی تو جس کی نماز میں فساد ہوگا وہ گھاٹے اور خسارے والا ہوگا“۔ [1]

بعض لوگ خدمتِ خلق، سماجی کام اور دیگر فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں جبکہ نماز سے مکمل طور پر فارغ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں خدمتِ خلق ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ کیا یہ حضرات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خدمتِ خلق کرنے والے ہیں کہ اپنے آپ کو نماز سے فارغ سمجھتے ہیں؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں بھی ادا فرماتے تھے اور خدمتِ خلق بھی سرانجام دیتے تھے۔

خواتین سے پوچھ لو وہ کہیں گی، بچوں کو دُودھ پلاتی ہیں، گھر کے کام کاج کرتی ہیں، فرصت ہی نہیں ملتی۔ بچے کپڑوں پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ یہ سب باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف نہ ہونے کی وجہ سے ہیں، اگر دل میں خوفِ خدا اور یقین ہو کہ میں نے اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہونا ہے تو پھر کسی قسم کے بہانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خواتین اور مرد بھی اِنسان ہی ہیں جو تمام دنیاوی، معاشرتی، گھریلو اور کاروباری مصروفیات کے باوجود اپنے پروردگار کی بندگی بجالانے میں کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت نہیں کرتے۔

ہر مسلمان بہن بھائی کو اِس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ آخر اِس دنیا سے جانا ہے، قبر و حشر میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ معظم نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں پیش ہونا ہے تو کیا منہ دکھائیں گے؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز نہ پڑھی تو کوئی بات نہیں، عقیدہ درست ہونا

---

[1] السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ ص ۳۸۷، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۳۹۴ مختصراً، درمنثور جلد۱ ص ۲۰۵۔ ۲۰۹، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۲۴۲، قرطبی جلد۶ جز۱۱ ص ۱۲۳، نسائی جلد۱ ص ۸۱، ترمذی جلد۱ ص ۹۴۔

چاہئے۔ ہاں! یہ بات سچ ہے کہ عقیدہ درست ہونا چاہیے اور اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ قیامت کے دن اِیمان اور عقیدہ کی درستگی کی بنیاد پر نجات ہوگی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اور ہمارے پیارے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ لوگو! نماز نہ پڑھی تو کوئی بات نہیں، عقیدہ اور اِیمان صحیح ہونا چاہئے۔

اگر یہ بات درست ہوتی کہ ''نماز نہ پڑھی تو کوئی بات نہیں' عقیدہ صحیح ہونا چاہئے۔'' تو کیا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی بات فرمانے سے گریز فرماتے؟ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم اور حکم فرمایا کہ عقیدہ بھی صحیح ہونا چاہئے اور اَعمال، نماز روزہ وغیرہ بھی صحیح ہوں۔ قرآنِ مجید میں جہاں اِیمان کا ذکر ہے' وہاں اَعمالِ صالح کا بھی ذکر ہے۔

وہ تمام اعمال صالح جو حقوق اللہ کی فہرست میں آتے ہیں' اُن میں نماز سب سے مقدم ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ہمیں اِس کی اہمیت سے خود بھی آگاہ ہونا چاہئے اور اپنی بیوی، بچوں دوستوں اور عزیزوں کو بھی اِس بارے میں آگاہ کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اِس سلسلہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور قرآنی احکام سے آگاہی بہت ضروری ہے۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بلند کئے ہوئے' نمازوں میں سجدوں سے' اپنی جبینوں کو سجانا چاہیے تاکہ مومن کافروں سے ممتاز ہوجائیں۔

فضیلتِ نماز

نمازِ پنجگانہ کی فرضیت کا حکم مکہ مکرمہ میں شبِ معراج شریف ہجرت سے قبل ہوا۔ شروع میں دو رکعتیں فرض کیں پھر حضر میں چار رکعتیں فرض کر دی گئیں جبکہ سفر میں دو رکعتیں ہی رہیں۔ ۱ ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز مقدم ہے۔ قیامت کے دن سب اعمال سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ۲ جس کی نماز موافق شرائط، فرائض، واجبات، تعدیلِ ارکان اور دیگر آداب کے حساب سے درست ثابت ہوگی۔ وہ چھٹکارا پائے گا۔ بصورتِ دیگر سزا پائے گا۔ اِس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں غفلت سے بچے اور درست طریقے سے نماز پڑھے۔ نمازی آدمی کو ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ بندۂ مومن میں شکرگزاری اور ایثار و اِخلاص کی خصلتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ نے نماز کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ نماز کو دین کا ستون کہا گیا ہے۔ ۳

نماز کی فضیلت کے بارے میں آقائے کائنات' سرورِ کون و مکاں' اِمام الانبیاء' فخرِ موجودات' احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اِرشادات کا مطالعہ اِیمان کی روشنی اور شوقِ عبادت کے لئے ضروری ہے۔

اِسلام کے پانچ بنیادی ارکان:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

---

۱ نسائی جلد۱ص ۷۹۔ ۷۸۔ ۲ نسائی جلد۱ص ۸۱، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ص ۳۸۷، مستدرک حاکم جلد۱ص ۳۹۵، درمنثور جلد۱ص ۷۰۹، قرطبی جلد۶ جز ۱۱ص ۱۲۳، الترغیب والترھیب جلد۱ص ۲۴۲۔ ۳ درمنثور جلد۱ص ۷۰۸۔

اِسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اُس کے (محبوب) بندے اور (پیارے) رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہیں۔ (۲) نماز (پنجگانہ) قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھنا''۔ ؎۴

نماز کا دین میں مقام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:-

''جو اَمانت کی حفاظت نہیں کرتا اُس کا (کوئی) اِیمان نہیں۔ جس کی طہارت (یعنی وضو) نہیں، اُس کی نماز نہیں، جس کی نماز نہیں اُس کا دین نہیں کیونکہ نماز کا دین میں وہ مقام ہے جو سر کا باقی جسم پر مقام و درجہ ہے''۔ ؎۵

جنت کی کنجی:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ''مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ''۔ ؎۶ ''نماز جنت کی کنجی ہے''۔

اِسلام کیا ہے؟

''امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' ایک دن ہم رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھے' ایک صاحب ہمارے سامنے ظاہر ہوئے جن کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال انتہائی سیاہ

؎۴ بخاری جلد۱ص ۶، مسلم جلد۱ص ۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۲، الترغیب والترہیب جلد۱ص ۲۲۹، مسند احمد جلد۲ص ۱۲۰۔۲۹۔۲۶، جلد۴ص ۳۶۹۔۳۶۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۳۵۸، جلد۴ص ۱۹۹۔۸۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ص ۳۷۱ جلد۱۲ص ۳۱۲۔۳۰۰۔۱۷۴، صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص ۱۵۹، مجمع الزوائد جلد۱ص ۴۸، تلخیص الحبیر جلد۲ص ۱۸۶، نصب الرایہ جلد۲ص ۳۲۸، شرح السنۃ جلد۱ص ۶۴، درمنثور جلد۱ص ۱۷۵، قرطبی جلد۲ص جز۲ص ۲۷۲، جلد۳ جز۶ص ۶۲۔ ؎۵ الترغیب والترہیب جلد۱ص ۲۴۶، المعجم الصغیر للطبرانی جلد۱ص ۶۰۔ ؎۶ الترغیب والترہیب جلد۱ص ۲۴۵، المعجم الصغیر للطبرانی جلد۱ص ۲۱۴، کشف الخفاء جلد۲ص ۲۲۹۔

تھے۔ اُن پر آثارِ سفر ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُن کو پہچانتا بھی نہ تھا۔ وہ صاحب نبیٔ کریم ﷺ کے پاس آکر بیٹھے اور اپنے گھٹنے رسولِ کریم ﷺ کے (نورانی مبارک) گھٹنوں سے مس کر دیئے اور (بڑے ادب و احترام سے) اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھے اور عرض کیا: **یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِسْلَامِ** "اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اِسلام کے متعلق بتائیے" (کہ اِسلام کیا ہے؟) تو رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا! اِسلام یہ ہے کہ (۱) اللہ ربّ العزّت کی الوہیت اور (حضرت محمد (ﷺ) کی رسالت کی گواہی دو (۲) نمازِ (پنجگانہ) قائم کرو (۳) زکوٰۃ ادا کرو (۴) رمضان (المبارک کے مقدس مہینے) کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حجِ بیت اللہ شریف کا فریضہ ادا کرو"۔ ۷

نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے لئے بیعت کرنا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کلمہ شریف پڑھا اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع اُن کے دِلوں میں روشن ہوگئی اور جب نماز کی فرضیت کا حکم ہوا تو:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (ایک دفعہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (سات، آٹھ یا نو آدمی) بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔ "کیا تم اللہ (جلّ جلالہ) کے رسولِ کریم ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ ﷺ کے دستِ ہدایت پر بیعت تو کر چکے لیکن یہ بیعت کن کاموں پر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بیعت اِس بات پر ہے کہ اللہ (عزّوجلّ) کی عبادت کرنا، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور نمازِ پنجگانہ کو (پابندی اور صحیح طریقے سے) ادا کرنا۔ پھر آہستہ سے ایک کلمہ فرمایا کہ کسی سے سوال مت کرنا، محنت کرنا، گداگر نہ بننا۔ اِس میں بڑی ذلت اور ندامت ہے"۔ ۸

---

۷ مشکوٰۃ ص ۱۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۲۴، بخاری جلد ۱ ص ۱۲، مسلم جلد ۱ ص ۲۷، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۵۸۔ ۸ نسائی جلد ۱ ص ۸۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۸۷، قرطبی جلد ۵ جز ۹ ص ۳۰۸ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۳۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۷۔

پانچ نہریں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتلاؤ اگر کسی کے گھر کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اُس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اُس کے جسم پر کوئی میل رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا' کچھ میل نہیں رہے گا۔ (تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: بس یہی مثال ہے نمازِ پنجگانہ کی کہ اِن (کی برکت) سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ) گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔ [۹]

بہترین عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ) کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پیارا ہے؟ (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرنا۔'' (راوی فرماتے ہیں) پھر میں نے عرض کیا: اِس کے بعد، فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔'' (فرماتے ہیں) پھر میں نے عرض کیا: اِس کے بعد' فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنا۔'' فرماتے ہیں' مجھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں بتائیں اگر میں اِس سے زیادہ پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بتاتے۔ [۱۰]

سب سے بہترین عمل:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(بالکل) سیدھے یعنی ثابت قدم رہو مگر تم یہ نہ کرسکو گے۔ (یعنی اِستقامت کا

---

[۹] نسائی جلد۱ ص ۸۱، مسلم جلد۱ ص ۲۳۴، بخاری جلد۱ ص ۷۶، ترمذی جلد۱ ص ۵۲، مسند احمد جلد۲ ص ۳۷۹، دارمی جلد۱ ص ۲۶۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۱ ص ۳۶۱، جلد۳ ص ۶۲، شرح السنۃ جلد۲ ص ۴، الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۵۷۔ [۱۰] مشکوٰۃ ص ۵۸، بخاری جلد۱ ص ۷۶، مسلم جلد۱ ص ۶۲، مسند احمد جلد۱ ص ۴۴۴۔ ۴۳۹۔ ۴۱۸، شرح السنۃ جلد۲ ص ۵، دارقطنی جلد۱ ص ۲۴۶۔

ثواب تم شمار نہ کر سکو گے) اور جان رکھو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے"۔ [۱۱]

اَعمال میں افضل:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم ﷺ کی پاک بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اَعمال میں سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز" عرض کیا' پھر کون سا عمل؟ فرمایا: "نماز" عرض کیا' پھر کون سا عمل؟ فرمایا: "نماز"۔ تین مرتبہ (نماز کا ذکر فرمایا) عرض کیا' پھر کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنا"۔ [۱۲]

وعدۂ خداوندی:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے پانچ نمازیں فرض فرمائیں ہیں جو اِن نمازوں کو (ادا کرنے کے لئے) اچھی طرح وضو کرے اور اِنہیں صحیح وقت پر ادا کرے اور اِن کے رکوع وسجود اور خشوع وخضوع پورے کرے، اللہ (تبارک و تعالیٰ جَلَّ سلطانہ) کا اُس کے لئے وعدہ ہے کہ اُسے بخش دے گا اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اُس کے لئے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو اُسے بخش دے اور اگر چاہے تو اُسے عذاب دے"۔ [۱۳]

---

[۱۱] مشکوٰۃ ص ۳۹، شرح السنۃ جلد۱ص ۲۵۵' موطاء امام مالک ص ۲۳' ابن ماجہ ص ۲۴' دارمی جلد۱ ص ۱۶۸' مسند احمد جلد۵ص ۲۷۷، ۲۷۲، مستدرک حاکم جلد۱ص ۳۰، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۱۶۲-۵۵۷-۲۴۷' درمنثور جلد۱ص ۲۹۶' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۱ص ۴۵۷، ۸۲۔ [۱۲] الترغیب والترہیب جلد۱ص ۲۴۷، مجمع الزوائد جلد۱ص ۳۰۱، مسند احمد جلد۱ص ۷۸۔ [۱۳] مسند احمد ۵ص ۳۱۷، ابوداؤد جلد ۱ص ۶۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۰۱، الترغیب والترہیب جلد۱ص ۲۴۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ص ۴۶۷-۲۱۵، جلد۳ص ۳۶۶، مشکوٰۃ ص ۵۸، شرح السنۃ جلد۲ص ۵۰۱۔

پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے پانچ نمازیں (مسلمان) بندوں پر فرض فرمائی ہیں جو شخص اِن کو ادا کرے گا اور پانچوں میں سے کسی کو ہلکا سمجھ کر نہ چھوڑے گا' اُس کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے عہد کر رکھا ہے کہ اُس کو جنت میں لے جائے گا اور جو شخص اِن کو ادا نہ کرے گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے پاس اُس کے لئے کچھ عہد نہیں، چاہے اُس کو عذاب دے، چاہے جنت میں لے جائے''۔ ۱۴

جنت کا پروانہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینہ (رمضان پاک) کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکم والے کی اِطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ''۔ ۱۵

نمازوں کی حفاظت کرنے والا جنتی ہے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ چیزیں ایسی ہیں، جو اِیمان کی حالت میں اُن کے ساتھ آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۱) جو نماز پنجگانہ کی حفاظت کرتا ہو جبکہ اُن کے وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا خیال رکھتا ہو۔ (۲) اور جو ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو (۳) وہ جسے (اللہ کریم نے) وسعت (دی) اور حج بیت اللہ کرتا ہو (۴) اور جو دل کی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور (۵) جو امانتوں کو ادا کرتا ہو''۔ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) امانت کا ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا: ''جنابت سے غسل کرنا'' (اِس مسئلہ کو عمومی طور پر

---

۱۴ نسائی جلد ۱ ص ۸۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۴۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۱۹۔۳۱۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۵۰۱، موطاء امام مالک ص ۱۰۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۸۸، دارمی جلد ۱ ص ۳۷۰۔ قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۱۸۳۔ ۱۵ مشکوٰۃ ص ۵۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۵۵۔۲۵۱۔۴۔

وہی جانتا ہے جس کو غسل جنابت واجب ہوتا ہے)۔ ۱۶

صدیقین اور شہداء کے ساتھ:

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ (بے کس پناہ) میں حاضر ہوا۔ عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر میں گواہی دوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور میں نماز پنجگانہ ادا کروں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان (المبارک) کے روزے رکھوں اور روزے کی حالت میں (اِطاعت، ذکر، تسبیح، حمد وثنا اور تکبیر وتحمید کا اہتمام بھی کروں اور) ثابت قدم رہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال مبارک ہے، میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا شمار صدیقین اور شہداء میں ہوگا''۔ ۱۷

درختوں کے پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں (ایک باغ میں) تشریف لے گئے جبکہ (درختوں کے) پتے جھڑ رہے تھے' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ لیں (اور اُن کو ہلایا) تو اُن کے پتے جھڑنے لگے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ''اے ابوذر! تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں حاضر ہوں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندۂ مومن اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا چاہنے کیلئے نماز ادا کرتا ہے تو اُس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اِن ٹہنیوں کے پتے جھڑ گئے''۔ ۱۸

سر سے اوپر خطائیں جھڑنا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱۶ الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۴۱، مجمع الزوائد جلد ا ص ۴۷، المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۲ ص ۲۵۔ ۱۷ الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۳۶۔ ۱۸ مشکوٰۃ ص ۵۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۹، الترغیب و الترہیب جلد ا ص ۲۴۸۔

نے فرمایا: ”ایک ایسا مسلمان جس کی خطائیں سر سے اوپر ہیں (یعنی بہت زیادہ ہیں) وہ نماز پڑھتا ہے اور سجدہ میں جاتا ہے تو اُس کی خطائیں (درختوں کے پتوں کی طرح) جھڑ جاتی ہیں“۔ [۱۹]

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا تو اُنہوں نے ایک خشک شاخ پکڑی (جس کے پتے بھی خشک تھے) آپ نے اُسے ہلایا، یہاں تک اُس کے سارے پتے جھڑ کر گر گئے۔ پھر فرمایا: اے ابو عثمان! تو نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا بتایئے' آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے جلوہ افروز تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خشک شاخ کو پکڑا اور اُسے جنبش دی' یہاں تک کہ اُس کے سارے پتے جھڑ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے سلمان تو نے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے“؟ میں نے عرض کیا' اِرشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب بندۂ مومن اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نمازِ پنجگانہ کو (صحیح طریقے سے) ادا کرتا ہے تو اُس کی خطائیں ایسے ہی گر جاتی ہیں (یعنی معاف ہو جاتی ہے) جیسے یہ پتے جھڑ گئے ہیں اور پھر قرآنِ مجید کی آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ ○ (ھود:۱۱۴)“ اور نماز قائم رکھو، دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لئے“۔ [۲۰]

---

[۱۹] الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۳۶، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۳۰۰۔ [۲۰] الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۳۷، دارمی جلد۱ ص ۱۸۳، مسند احمد جلد۵ ص ۴۳۷، درمنثور جلد۳ ص ۳۵۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۶ ص ۳۱۶۔

نماز کی وجہ سے درجہ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی رضی اللہ عنہما جو دو بھائی بھی تھے۔ اُن میں سے ایک دوسرے سے چالیس راتیں پہلے فوت ہو گیا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس کی تعریف کی جو چالیس روز پہلے فوت ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا مسلمان نہیں تھا؟ عرض کیا، جی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) وہ مسلمان تھا۔ وہ اُس کے مقابلے میں بُرا نہیں تھا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا جانو دوسرے (بعد میں) فوت ہونے والے کی نماز نے اُسے کس درجہ پر پہنچایا؟ کیونکہ نماز کی مثال ایسی ہے جیسے میٹھے پانی کی گہری نہر جو کسی کے دروازے کے سامنے بہتی ہو اور وہ اُس میں پانچ وقت غوطہ لگاتا ہو۔ تو کیا اُس کے جسم پر کوئی میل رہے گا؟ پھر تم کیا جانو کہ نماز نے دوسرے بھائی کا مرتبہ کس درجہ کو پہنچایا؟ ۲۱ (یعنی چالیس دن تک کی نمازیں اُس کی زائد ہوئیں، پہلے بھائی کی نمازوں سے پھر اُسی قدر اللہ جلَّ جلالہ نے اُس کا درجہ بڑھا دیا ہوگا)

اولاد کو تعلیم نماز:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِیمان والوں سے فرمایا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا۔۔۔ (التحریم:۶) ''اے اِیمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔ یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد اور گھر والوں کو تعلیمِ دین دیں۔ نماز کی ترغیب دیں اور اُنہیں نماز سکھائیں، پڑھائیں۔

ہر راعی کو اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے راوی ہیں، فرماتے ہیں،

۲۱ موطاء امام مالک ص ۱۶۱ (چھاپہ مہر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)، الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۲۴۲، درمنثور جلد ۱ ص ۲۹۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۷، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۱۶۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو مار کر بھی نماز پڑھاؤ''۔۲۲ (تا کہ اُن میں اِحساس پیدا ہو جائے کہ نماز اتنی اہم عبادت ہے جس کے لئے سرکارِ کائنات ﷺ نے نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم دیا ہے)۔

''حضرت ہشام بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ ہم حضرت معاذ بن عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اُنہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکا کب نماز پڑھے؟، وہ بولی ہم میں سے کوئی شخص بیان کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے اِس بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب بچہ دایاں اور بایاں ہاتھ پہچاننے لگے تو اُس کو نماز کا حکم دو''۔۲۳

نماز پڑھنے کا ثواب:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے، اتنے میں ایک اعرابی سامنے آیا اور سرکارِ کائنات ﷺ کی اونٹنی شریف کی مہار مبارک تھام کر اُس نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے ایسا عمل بتائیے، جو مجھے جنت میں لے جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بندگی بجا لاؤ اور کسی کو اُس کا شریک مت بناؤ اور نماز (پنجگانہ) قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (جب آپ ﷺ نے اُسے جواب عطا فرما دیا تو فرمایا) اَب اونٹنی کی مہار شریف چھوڑ و کیونکہ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے''۔۲۴

جان سے پیاری نماز:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے محبوب (رسولِ کریم) ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ ''کسی چیز کو اللہ (وحدہٗ لاشریک) کا شریک نہ

---

۲۲ مشکوٰۃ ص ۵۸، قرطبی جلد ۹ جز ۱۸ ص ۱۹۵، ابوداؤد جلد ۱ ص ۷۷، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۴۳، دار قطنی جلد ۱ ص ۲۳۵، نصب الرایہ جلد ۱ ص ۲۹۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۱۔ ۲۳ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۹۹۔ ۲۴ نسائی جلد ۱ ص ۸۲۔ ۲۵ مشکوٰۃ ص ۵۹، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۱، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۴۸، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۱۷۔

ٹھہرانا اگرچہ تم مار ڈالے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑو اور جس نے نماز کو عمداً چھوڑا' میں اُس سے بری الذمہ ہوگیا"۔ بعدازیں فرمایا: "شراب نہ پینا' یہ ہر برُائی کی کنجی ہے"۔ ۲۵

نماز کے بعد انتظارِ نماز (دائمی نماز):

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا! "کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) تمہاری خطائیں مٹا دے اور تمہارے درجے بلند فرمادے"۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا' جی ہاں ! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: "مشقتوں (یعنی سردی، بیماری یا پانی کی گرانی کے وقت) وضو کا پورا کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم رکھنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہ ہے سرحد کی حفاظت"۔ ۲۶ (یعنی شیطان کے مقابل حدودِ ایمان کی حفاظت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے' کہ "بندہ ہمیشہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے"۔ اِنہیں سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے وہ شخص ہمیشہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز (کی ادائیگی) اُسے روکے رہے اور نماز کی وجہ سے اپنے گھر نہ جا سکے"۔ ۲۷

بخاری شریف میں ہے: "تم میں کوئی جب تک نماز کے لئے رُکا رہے گا گویا نماز ہی میں ہے"۔ ۲۸

گناہوں کی بخشش:

حضرت ابومسلم تغلبی سے روایت ہے' کہتے ہیں' میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے

---

۲۶ مشکوٰۃ ص ۳۸، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ ص ۹۰، مسلم جلد۱ ص ۲۳۴، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۶۲، ابنِ حبان حدیث نمبر۱۶۱، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۳۷، الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۸۳۔ ۱۵۸، ابن ماجہ ص ۵۸۔ ۲۷ ابوداؤد جلد۱ ص ۷۴، مسند احمد جلد۲ ص ۳۱۹، مجمع الزوائد جلد۳ ص ۳۶۹، موطاء امام مالک ص ۴۴، مسند ابوعوانۃ جلد۲ ص ۲۲، شرح السنۃ جلد۲ ص ۱۲۴۔ ۲۸ بخاری جلد۱ ص ۹۰، مسلم جلد۱ ص ۲۳۵۔

پاس گیا اور وہ مسجد میں تھے۔ میں نے کہا' اے ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) ایک شخص نے آپ سے سنی ہوئی ایک حدیث شریف مجھے سنائی ہے اور اُس نے کہا ہے وہ حدیث شریف آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''جو بندۂ مومن صحیح صحیح وضو کرے اِس طرح کہ ہاتھوں کو دھوئے، چہرہ دھوئے' سر اور کانوں کا مسح کرے (اور پاؤں دھوئے) پھر نمازِ فرض کی ادائیگی کیلئے کھڑا ہو جائے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو اُس کے پاؤں کے چلنے یا ہاتھوں کے کرنے یا کانوں کے سننے یا آنکھوں کے دیکھنے اور دل کے بُرے خیالات کے آنے سے سرزد ہوئے'' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''اللہ کی قسم میں نے اِسی طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے''۔ ۲۹ (بے شمار مرتبہ)

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ''جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پائے، پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (وسجود) کرے تو یہ نماز اُس کے اگلے گناہوں کا کفّارہ ہو جائے گی۔ جب تک کہ کبیرہ گناہ نہ کرے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرے گا''۔ ۳۰

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نمازِ پنجگانہ اور (ایک) جمعۃ المبارک (ادا کرنے) سے (دوسرے) جمعۃ

۲۹ الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۱۵۵۔۲۳۶، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۳۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۸ ص ۳۱۹۔ ۳۰ مسلم جلد۱ ص ۱۲۱، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۲۳۹، مسند احمد جلد۵ ص ۲۶۰، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ ص ۲۹۰، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۲۹۸۔ ۳۱ مشکوٰۃ ص ۵۷، شرح السنۃ جلد۲ ص ۶، مسلم جلد۱ ص ۱۲۲، ترمذی جلد۱ ص ۵۲، مسند احمد جلد۲ ص ۴۸۴۔۳۵۹۔۴۱۴۔۴۰۰، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ ص ۴۶۷۔۴۶۶، جلد۱۰ ص ۱۸۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ ص ۱۸۵، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۳۰۰۔۲۹۸، جلد۳ ص ۳۵۵، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ ص ۱۶۲، جلد۳ ص ۱۵۸، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۴۸۴۔۲۳۳، طبری جلد۱ ص ۳۸۶، قرطبی جلد۳ جز۵ ص ۱۵۸۔

المبارک (ادا کرنے) تک اور (ایک) ماہِ رمضان المبارک (کے روزے رکھنے) سے (دوسرے) رمضان المبارک (کے روزے رکھنے) تک درمیان میں (ہونے والے) گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے"۔ ۳۱

ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اُنہوں نے کہا میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے' وہ مسجد کے سامنے تھے، اِتنے میں مؤذن اُن کے پاس آیا جبکہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اُنہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کیا' پھر فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی قسم میں تم سے ایک حدیث شریف بیان کرتا ہوں، اگر اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی کتاب میں ایسی آیت نہ ہوتی تو میں تم سے بیان نہ کرتا۔ جیسا کہ:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرہ: ۱۶۰۔۱۵۹)

"بے شک وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں' اِس کے بعد کہ ہم لوگوں کے لئے کتاب میں اُسے واضح کر چکے' اُن پر اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں، تو میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان"۔ فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اُس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو ایک نماز سے دوسری نماز تک ہوں گے"۔ ۳۲

---

۳۲ مسلم جلد اص ۱۲۱، الترغیب والترہیب جلد اص ۲۳۸، مسند ابو عوانۃ جلد اص ۲۲۷۔

گناہوں کا کفّارہ:

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، عصر کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو مسلمان طہارت کرے اور پوری طہارت کرے جس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرض فرمایا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھے، اُس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے، جو اِن پانچوں نمازوں کے درمیان کرے گا''۔ ۳۳

اِسی طرح دوسری حدیث شریف میں ہے، ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جائے۔ خالصتاً نماز ہی کی غرض سے جائے تو اُس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔ ۳۴

اِنہی سے مروی ہے، ''جو شخص نماز کے لئے پورا وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرنے کے لئے (مسجد کو) چلے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں نماز پڑھے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے گناہ بخش دے گا''۔ ۳۵

نماز قیامت کے دن نور بنے گی:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک دن نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''جس نے نماز کی حفاظت کی (یعنی اُس کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کو پابندیٔ وقت کے ساتھ ادا کیا) تو وہ نماز اُس کے لئے قیامت کے دن نور، حجت اور ثواب کا ذریعہ بنے گی''۔ ۳۶

---

۳۳ مسلم جلد ا ص ۱۲۲۔ ۳۴ مسلم جلد ا ص ۱۲۲، مسند ابوعوانۃ جلد ا ص ۲۱۵۔ ۳۵ مسلم جلد ا ص ۱۲۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۸۲، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۳۹، مسند ابوعوانۃ جلد ۲ ص ۷۹، مشکوٰۃ ص ۵۹۔ ۳۶ مشکوٰۃ ص ۵۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۹، دارمی جلد ۲ ص ۳۰۲، درمنثور جلد ا ص ۷۰۶ (طبع جدید)، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۳۸۶، مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۹۲۔

درجات میں فضیلت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے کہ "نماز باجماعت اکیلی نماز پر ستائیس درجے افضل ہے"۔ ۱

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں باجماعت نماز کی پچیس درجے فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ۲

(۳) اِسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۳

(یہ اِختلافِ ثواب، جماعت کی زیادتی یا کمی اور نمازیوں کے تقویٰ اور طہارت کی بنا پر ہوسکتا ہے۔ بڑی جماعت کا ثواب بڑا اور عالم و متقی اِمام کے پیچھے ثواب زیادہ ہے۔)

(۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے نکلا، اُس کا ثواب مُحرِم حاجی کے اجر و ثواب کے برابر ہے"۔ ۴

جماعت:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ

---

۱ بخاری جلد۱ص ۸۹، نسائی جلد۱ص ۱۳۴، مسند احمد جلد۳ص ۵۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۶۰، مشکوٰۃ ص ۹۵، شرح السنۃ جلد۲ص ۳۶۴، موطاء امام مالک ص ۱۱۲، مشکل الآثار جلد۲ص ۲۹، تلخیص الحبیر جلد۲ص ۲۵، ابنِ ماجہ ص ۵۷۔ ۲ مسلم جلد۱ص ۵۲، نسائی جلد۱ص ۱۳۴۔۸۸۔۸۷، مسند احمد جلد۲ص ۴۸۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۶۰۔۵۹، درمنثور جلد۵ص ۲۹۹، الترغیب و الترہیب جلد۱ص ۲۶۰، ابنِ ماجہ ص ۵۷، قرطبی جلد۱ جز۱ص ۳۴۸، شرح السنۃ جلد۲ص ۳۶۵، موطا امام مالک ص ۱۱۳، مسند بزار جلد۱ص ۲۲۶، (عن انس رضی اللہ عنہ) جلد۱ص ۲۲۷، (عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)۔ ۳ بخاری جلد۱ص ۸۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۶۰، مستدرک حاکم جلد۱ص ۳۲۷۔ ۴ مشکوٰۃ ص ۷۰، الترغیب والترہیب جلد۱ص ۴۶۵۔۲۱۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۶۳، قرطبی جلد۳ جز۶ص ۶۷۶، ابوداؤد جلد۱ص ۸۹۔

نے فرمایا کہ ''دو اور دو سے زیادہ جماعت ہیں'' ۔۵؎ (یعنی اگر دو مسلمان بھی ہوں تو ایک اِمام بن جائے اور دوسرا مقتدی، جماعت کا ثواب پائیں گے)۔

نماز باجماعت ادا کرنے کی نیّت سے گھر سے نکلنے والا نمازی:

ایک شخص خلوصِ دل اور وقت کی پابندی کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنے کے لئے گھر سے نکلا ہو مگر جب مسجد میں پہنچا تو نماز ہو چکی تھی۔ ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کو چلے، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ جماعت ہو چکی ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کو اتنا ہی ثواب عطا فرمائے گا جتنا اُس شخص کو ملتا ہے جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہے' اُس سے کم ثواب نہ ہوگا''۔ ۶؎

نماز باجماعت کی اہمیت:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''ایک نابینا شخص رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے پاس کوئی لانے والا نہیں، جو مجھے مسجد میں لے آئے، اِس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمادیں۔ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمادی، جب اُس شخص کو رحیم وکریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت عطا فرمائی تو وہ وہاں سے اُٹھ کر اکیلا ہی اپنے گھر کی طرف چل دیا تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سُنتے ہو؟ اُس نے عرض کیا جی! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)، فرمایا: تو قبول کرو''۔ ۷؎ یعنی مسجد میں حاضر ہوا کرو مطلب یہ کہ اگر تم کسی لانے والے کے بغیر گھر جا سکتے ہو تو مسجد میں بھی آسکتے ہو۔

۵؎ مشکوٰۃ ص ۹۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۶۹، دارقطنی جلد۱ ص ۲۸۰، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۴۵۔ ۶؎ ابوداؤد جلد۱ ص ۱۳۶، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۶۶، نسائی جلد۱ ص ۱۳۶۔ ۷؎ مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۵۷۔ ۶۶، نسائی جلد۱ ص ۱۳۶، مشکوٰۃ ص ۹۵، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۲۴۷۔

(۲) حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اُنہوں نے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نابینا ہوں، تو کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے اجازت فرمائیں گے کہ میں گھر ہی میں نماز پڑھ لوں؟ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سنتے ہو؟" عرض کیا جی ہاں! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا: تم مسجد میں آکر نماز پڑھا کرو' ۔۸؎ فرماتے ہیں' اُنہیں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا کوئی شخص اِس کو صدقہ نہیں دیتا کہ اِس کے ساتھ نماز پڑھے؟" ۹؎ ترمذی شریف میں ہے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ کون اِس شخص کے ساتھ تجارت کرتا ہے؟" یعنی اِس کے ساتھ شریک ہوجائے تو دونوں جماعت کا ثواب پائیں گے۔ اِس حدیث شریف کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا ہے۔ ۱۰؎

جماعت کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس برابر فرشتے آتے رہتے ہیں، کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوجاتے ہیں' پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے' وہ واپس چلے جاتے ہیں، تو پروردگارِ عالم جَلَّ جَلَالُہٗ (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ کہتے ہیں، جب ہم نے اُن کو چھوڑا تھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے تو جب ہم اُن کے پاس گئے

۸؎ شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۷۰، مشکوٰۃ ص ۹۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۸۸، ابنِ ماجہ ص ۵۸، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۴۷، دار قطنی (باختلاف الفاظ) جلد ۱ ص ۳۸۱۔ ۹؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۹۲، دارمی جلد ۱ ص ۳۱۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۶۴، ۴۵، ۵، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۲۸، مصنّف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۲۲۰، دار قطنی جلد ۱ ص ۲۷۸۔ ۱۰؎ ترمذی جلد ۱ ص ۵۳، مصنّف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۲۲۰' دار قطنی جلد ۱ ص ۲۷۶۔

تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے"۔ [۱۱]

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (معمولات سے فارغ ہونے کے بعد) بازار تشریف لے گئے۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ آپ اُن کے گھر گئے اُن کی والدہ (حضرت) شفا (رضی اللہ عنہا) سے ملاقات ہوئی، اُن سے فرمایا: "میں نے (حضرت) سلیمان (رضی اللہ عنہ) کو فجر کی نماز میں (حاضر) نہیں پایا۔ وہ بولیں وہ تمام رات نماز پڑھتے رہے، پھر اُن کی آنکھ لگ گئی تو (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اُس سے کہہ دینا تیرا فجر کی جماعت میں حاضر ہونا تمام رات کھڑے رہنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے"۔ [۱۲]

باجماعت نماز پڑھنے سے گناہوں کی معافی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھ سے ایسا فعل سرزد ہو گیا ہے جس سے مجھ پر حد جاری ہوتی ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر حد جاری فرمادیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کوئی بات دریافت نہ فرمائی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو اُس (سائل) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی۔ جب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھ سے ایسا فعل سرزد ہو گیا ہے جس سے مجھ پر حد جاری ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کے

---

[۱۱] بخاری جلد ۱ ص ۹۰، مسلم جلد ۱ ص ۲۲۷، نسائی جلد ۱ ص ۸۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۸۶، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۹۳۔۲۴۰، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۱۱، جلد ۵ جز ۹ ص ۲۹۳، جلد ۵ جز ۱۰ ص ۳۰۷، صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ ص ۱۶۵۔ [۱۲] مشکوٰۃ ص ۹۷، موطاء امام مالک ص ۱۱۵۔

مطابق مجھ پر حد جاری فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز ادا نہیں کی''؟ اُس نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تیرا گناہ یا تجھ پر سے حد کو بخش دیا ہے''۔ ۱۳

ساری رات کے قیام کا ثواب:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے گویا اُس نے آدھی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازوں) کو باجماعت ادا کرے' اُس نے گویا ساری رات عبادت کی''۔ ۱۴

نمازِ فجر کی جماعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور پھر دو رکعت نمازِ اشراق پڑھے' اُس کو ایک حج اور ایک عمرہ کے مانند ثواب حاصل ہوگا''۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''پورا پورا پورا'' یعنی ثواب۔ ۱۵

جماعت کا انتظار:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک تم میں سے جب کوئی مسجد میں جائے (اور جماعت کے انتظار میں بیٹھا

---

۱۳ مشکوٰۃ ص ۵۸، درمنثور جلد۴ ص ۴۸۶، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۸ ص ۳۳۳، المعجم الصغیر للطبرانی جلد۲ ص ۵۱، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۳۰۱، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ ص ۱۶۰۔ ۱۴ ابوداؤد جلد۱ ص ۸۹، مسند احمد جلد۱ ص ۶۸۔ ۵۸، الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۶۸، شرح السنۃ جلد۲ ص ۴۲، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، موطاء امام مالک ص ۱۱۵، ترمذی جلد۱ ص ۵۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۶۱، مشکوٰۃ ص ۶۲۔ ۱۵ ترمذی جلد۱ ص ۱۳۰، درمنثور جلد۷ ص ۱۵۲، مسند احمد جلد۱ ص ۱۴۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۷۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۹۷' کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۰۸۔

رہے) تو وہ نماز ہی میں رہے گا جب تک نماز اُس کو روکے رکھے اور فرشتے اُس شخص کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ جب تک وہ اُس مقام (یعنی مسجد) میں رہتا ہے جہاں اُس نے نماز پڑھی ہو تو فرشتے یوں کہتے ہیں: ''اے اللہ (جَلَّ جلالک) اِس کی بخشش فرما، اے اللہ (جَلَّ جلالک) اِس پر رحم فرما اور اے اللہ (جَلَّ جلالک) اِس کے گناہ معاف فرما دے''۔ دُعا کا یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک اُس کا وضو نہ ٹوٹے اور جب تک وہ (کسی مسلمان کو) ایذا نہ دے''۔ ۱۶؎

(۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کا گھر مسجد سے زیادہ دُور ہے، اُس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہے اور جو نماز کا منتظر ہے کہ اِمام کے ساتھ پڑھے گا۔ اُس کا ثواب اُس شخص سے زیادہ ہے کہ جس نے نماز پڑھ لی اور سو گیا''۔ ۱۷؎

دوزخ سے آزادی:

(۱) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مسجد میں چالیس راتوں تک اِس طرح نماز پڑھے کہ عشاء کی پہلی رکعت فوت نہ ہو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِس کے بدلے، اُس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا''۔ ۱۸؎

اِس حدیث شریف کی تشریح میں فرقہ اہلحدیث کے عالم وحید الزماں صاحب نے لکھا ہے کہ ''معلوم ہوا چالیس کا عدد خداوندِ کریم کے نزدیک مقبول ہے۔ دوسری حدیث میں ہے جو کوئی چالیس دن تک اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے خلوص کرے تو اُس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے (اُس کی زبان پر)،

۱۶؎ ابن ماجہ ص ۵۸، مسلم جلد۱ ص ۲۳۴، بخاری جلد۱ ص ۹۰، ترمذی جلد۱ ص ۷۵، ابوداؤد جلد۱ ص ۷۴، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ ص ۱۸۵، نسائی جلد۱ ص ۱۲۰۔ ۱۷؎ بخاری جلد۱ ص ۹۰، مسلم جلد۱ ص ۲۳۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۶۳، جلد۱۰ ص ۷۵، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۲۰۹، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ حدیث نمبر۱۵۰۱، شرح السنۃ جلد۲ ص ۱۱۵، مشکوٰۃ ص ۶۸، بخاری جلد۱ ص ۹۰۔ ۱۸؎ ابن ماجہ ص ۵۸، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۲۶۳۔

اور اِس کی وجہ سے صوفیوں نے ریاضت اور عبادت کے لئے چلے اختیار کئے ہیں“۔
مگر آج کل کے بعض لوگ لفظ ”چالیسواں“ سن کر، اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ خدا جانے لفظ ”چالیسواں“ میں کیا خطرہ ہے؟

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے چالیس دن اِس طرح نماز ادا کی یہاں تک کہ تکبیرِ اولیٰ پاتا رہا، اُس کے لئے دو نجاتیں ہیں۔ ایک دوزخ سے، دوسری نفاق سے“۔ [۱۹]

اکیلے نماز ادا کرنے کے بعد جماعت کو پانا:

(۱) حضرت یزید بن اسود اپنے باپ سے اُن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ جوان سال تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بلایا، وہ آئے، اُن کی پسلی کا گوشت پھڑک رہا تھا (وہ ڈر گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز با جماعت کی اہمیت کو اجاگر فرمانے کے لئے) پوچھا: ”تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی“؟ وہ بولے ہم اپنے گھروں میں پڑھ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا مت کیا کرو“۔ فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے پھر اِمام کے پاس آئے اور اِمام نے نماز نہ پڑھی ہو پھر اُس کے ساتھ نماز پڑھ لے' وہ نفل ہو جائے گی“۔ [۲۰]

(۲) حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں (مسجد نبوی شریف میں) آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بیٹھ گیا اور اُن کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیٹھا دیکھ کر بلایا۔ اور (نماز کی اہمیت اور جماعت کے وقار کو اجاگر فرمانے کے لئے) فرمایا: ”اے یزید بن عامر تو مسلمان نہیں ہوا؟“ (کہ تو جماعت میں شریک نہیں ہوا یعنی مسلمان وہ ہے جو نماز پڑھے) میں نے عرض کیا' جی یا رسول

---

[۱۹] ترمذی جلد ۱ ص ۵۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۶۳، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۷۔ [۲۰] ابو داؤد جلد ۱ ص ۹۲، دار قطنی جلد ۱ ص ۴۱۴، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۷۲، ترمذی جلد ۱ ص ۵۳، نسائی جلد ۱ ص ۱۳۷۔

اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اِسلام لایا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک کیوں نہ ہوا؟'' میں نے عرض کیا، میں اپنے مکان میں نماز پڑھ چکا تھا اور مجھے گمان تھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو لوگوں کے پاس آئے اور اُن کو نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اُن کے ساتھ نماز پڑھ لے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو تو وہ نفل ہو جائیں گے اور یہ فرض ہوں گے''۔ ۲۱

(۳) حضرت عمرو بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا' ایک شخص ہم میں سے اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد میں آئے وہاں تکبیر ہو' اگر میں اُن کے ساتھ پھر نماز پڑھ لوں تو میرے دل کو اِس میں شبہ ہوتا ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس کے لئے غنیمت کا ایک حصّہ ہے (یعنی اور زیادہ ثواب ہے) کچھ قباحت نہیں''۔ ۲۲

باجماعت نماز پڑھنے والا مجاہد ہے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'' ایک شخص تھا، جس کے مکان سے کسی کا مکان مسجد سے زیادہ دُور نہ تھا مگر اُس کی کوئی جماعت فوت نہ ہوتی تھی۔ اُس سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) میں نے اُس سے کہا کہ اگر تم ایک گدھا خرید لو، اور اُس پر اندھیری کے موقعہ پر اور دھوپ کی حالت میں سوار ہو کر آؤ تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ اُس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں جب مسجد کی طرف جاؤں اور واپس لوٹوں تو میرے قدم لکھے جائیں (کہ اِتنے قدم چل کر گیا اور اِتنے قدم چل کر آیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لئے اللہ (عزّوجلّ) نے اُن سب کا ثواب اکٹھا کیا ہے''۔ ۲۳

۲۱ ابوداؤد جلد ۱ ص ۹۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۲ ص ۳۰۲، دار قطنی جلد ۱ ص ۲۷۶، موطاء امام مالک ص ۱۱۵، نسائی جلد ۱ ص ۱۳۷۔ ۲۲ ابوداؤد جلد ۱ ص ۹۲، موطاء امام مالک ص ۱۱۶۔ ۲۳ مسلم جلد ۱ ص ۲۳۵، الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۲۷۰، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۲۳۰۔

جماعت سے پیچھے رہنے والوں کو تنبیہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تو لکڑیاں جمع کی جائیں پھر میں نماز کا حکم دوں کہ اُس کی اذان دی جائے پھر کسی بندۂ (خدا) کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی (نماز میں) اِمامت کرے اور میں لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں (بلا عذر) حاضر نہیں ہوتے اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔" a ایک اور روایت میں ہے۔" مجھے اُس (ذاتِ با برکات) کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اِن میں سے کوئی جانتا کہ وہ چکنی ہڈی اور دو اچھے کُھر پائے گا b تو نمازِ عشاء میں ضرور آتا"۔ ۲۴

a اِس سے چھوٹے بچے، معذور اور بیمار مستثنیٰ ہیں۔ نیز یہاں روئے سخن منافقین کی طرف ہے کیونکہ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ بلا وجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ اللہ عزوجل نے اُن کے تقویٰ اور جنتی ہونے کی گواہی دی ہے۔ جبکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کے ستارے فرمایا ہے۔

b اِن لوگوں کے نزدیک جماعت اور مسجد کی حاضری معمولی نفع کے برابر بھی نہیں کہ دنیوی نفع کے لئے لمبے لمبے سفر کرتے ہیں۔ مشقتیں اُٹھاتے ہیں راتوں کو جاگ لیتے ہیں۔ مگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے سے جان نکلتی ہے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ وہ (اُن لوگوں کے) گھروں کی چیزوں کو آگ سے جلا دیں"۔ ۲۵

۲۴ شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۶۷، مؤطا امام مالک ص ۱۱۳، بخاری جلد۱ ص ۸۹، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، نسائی جلد۱ ص ۱۳۵، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۵۵، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۸۴، مشکوٰۃ ص ۹۵، ابو داؤد جلد۱ ص ۸۸۔ ۲۵ مسند احمد جلد۲ ص ۳۶۷، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۴۲، مشکوٰۃ ص ۹۷، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۲۶۸، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲۔۲۳۳، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۶۷، ابو داؤد جلد۱ ص ۸۹، نسائی جلد۱ ص ۱۳۵، مشکوٰۃ ص ۹۶، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، مسند احمد جلد۲ ص ۴۷۲، ابن ماجہ ص ۵۸، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۲۷۶۔

(جو مسجد میں آکر نماز نہیں پڑھتے)

نمازِ فجر اور منافق:

(۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: ''کیا فلاں بن فلاں حاضر ہے''؟ لوگوں نے عرض کیا' نہیں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) پھر (دوبارہ) فرمایا: ''کیا فلاں بن فلاں حاضر ہے''؟ لوگوں نے عرض کیا' (جی) نہیں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)' نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دونوں (فجر اور عشاء کی) نمازیں منافقوں پر دوسری نمازوں سے بھاری ہیں۔ اگر تم جانتے کہ اِن دونوں میں کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے بھی اِن میں پہنچتے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم جانتے کہ اِس کی فضیلت کیا ہے؟ تو اِس میں جلدی کرتے اور ایک مَرد کی نماز ایک مَرد کے ساتھ' اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دو مَردوں کی نماز ایک مَرد کے ساتھ' تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے جس قدر (جماعت میں) لوگ زیادہ ہوں گے، اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو اتنے ہی پیارے ہیں''۔[۲۶]

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم نے اپنے دوستوں کو اِس طرح دیکھا ہے کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتے تھے مگر وہ منافق (نماز کے پیچھے رہتا تھا) جس کا نفاق معلوم ہو یا بیمار (بلکہ) بیمار بھی دو شخصوں کے درمیان چلتا یہاں تک کہ (مسجد میں) نماز کے لئے حاضر ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سُنّتِ ھدیٰ سکھائیں اور سُنّتِ ھدیٰ میں سے مسجد میں نماز (باجماعت) پڑھنا بھی ہے جس میں اذان ہو''۔[۲۷]

(۳) ایک اور روایت میں ہے کہ ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ (تبارک وتعالیٰ)

---

[۲۶] شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۶۷، ابوداؤد جلد۱ ص ۸۹، نسائی جلد۱ ص ۱۳۵، مشکوٰۃ ص ۹۶، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۷۶، مسند احمد جلد۲ ص ۲۷۴، ابن ماجہ ص ۵۹۔ [۲۷] مشکوٰۃ ص ۹۶، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۱۳۹، ابوداؤد جلد۱ ص ۸۸، الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۲۶۔

سے مسلمان ہوکر ملے تو اِن پانچ نمازوں کی وہاں (باجماعت ادائیگی کی) پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تمہارے نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے سُنّتِ ھدیٰ مشروع کی اور یہ نمازیں بھی سُنّتِ ھدیٰ سے ہیں۔ (یعنی نمازِ پنجگانہ کی مسجد میں باجماعت ادائیگی سُنّتِ ھدیٰ میں سے ہیں) اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے جیسے کہ یہ پیچھے رہنے والے گھر میں پڑھ لیتے ہیں، تو تم اپنے نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّتِ (مبارکہ) چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّتِ (مبارکہ) چھوڑ و گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو خوب اچھی طرح وضو کرے۔ اِن مسجدوں میں سے کسی کا ارادہ کرے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لئے ہر قدم کے عوض، جو وہ اُٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ ہم نے ایک جماعت کو دیکھا کہ نماز سے وہ منافق پیچھے رہتا تھا۔ جس کا نفاق معلوم ہو۔ بعض آدمیوں کو دو اشخاص کے درمیان لایا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کیا جاتا۔'' ۲۸

(۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر لعنت کی۔ (۱) وہ مَرد جو کسی قوم کی اِمامت کرے اور وہ (قوم) اُس سے بیزار ہو۔'' (احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہا ہے کہ یہاں ایک دو کی بیزاری مراد نہیں بلکہ قوم کی اکثریت کی بیزاری مُراد ہے)۔ (اگر امام ظالم نہ ہو تو اِمام سے بیزار ہونے والوں پر گناہ ہے۔) (۲) وہ عورت جو اِس حالت میں رات کاٹے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض ہو یا غصّہ میں ہو اور (۳) وہ مَرد جو حی علی الفلاح سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو''۔ ۲۹

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اُس نے راستے پر کانٹوں کی ٹہنی دیکھی، اُس نے راستے سے ہٹا دی۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو اُس کا یہ کام پسند آیا اُس کو بخش دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے

---

۲۸ مسلم جلد ا ص ۲۳۲، مشکوٰۃ ص ۹۷۔ ۲۹ ترمذی جلد ا ص ۸۳،۸۲۔

کہ اذان اور پہلی صف کا کیا ثواب ہے تو لوگ قرعے ڈالے بغیر اُن کو نہ پاسکیں، تو قرعے ڈالیں"۔ ۳۰ "اگر اُن کو معلوم ہو جائے عشاء اور فجر کی جماعت میں آنے کا کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے، اُن میں آئیں۔" ۳۱

شیطان غالب:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور اُن میں نماز کی جماعت نہ کی جائے تو اُن پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ تم پر جماعت لازم ہے۔ بھیڑیا دُور والے جانور ہی کو کھاتا ہے"۔ ۳۲

(کیونکہ وہ چرواہے کی نگاہ سے دُور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی جماعت کا تارک، اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم سے محروم ہو جاتا ہے)۔

نماز باجماعت ترک کرنے کا نقصان:

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، اِن دونوں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر مبارک پر جلوہ افروز تھے اور فرماتے تھے "لوگوں کو چاہیے کہ جماعت کے ترک سے باز رہیں، ورنہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُن کے دِلوں پر مہر کردے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گا"۔ ۳۳

---

۳۰ بخاری جلد۱ ص۸۶، مسلم جلد۱ ص۱۸۶، شرح السنۃ جلد۲ ص۳۸۳، مسند احمد جلد۲ ص۲۳۶، صحیح ابنِ خزیمہ حدیث نمبر۱۵۵۴، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر۲۰۰۷، الترغیب والترہیب جلد۱ ص۱۸۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۲۴۸۔ ۳۱ شرح السنۃ جلد۲ ص۳۵، (آخری حصہ مختصراً) مسند احمد جلد۲ ص۲۷۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۴۲۸، قرطبی جلد۲ جز۳ ص۲۱۲، جلد۶ جز۱۲ ص۳۰۶، نسائی جلد۱ ص۱۰۹۔ ۳۲ ابوداؤد جلد۱ ص۸۸، نسائی جلد۱ ص۱۳۵، شرح السنۃ جلد۲ ص۳۶۹، درمنثور جلد۶ ص۱۸۶، الترغیب والترہیب جلد۱ ص۲۷۲، مشکوٰۃ ص۹۶، نصب الرایہ جلد۲ ص۲۴، مستدرک حاکم جلد۱ ص۲۴۶-۲۴۵۔ ۳۳ ابن ماجہ ص۵۸، مسند احمد جلد۱ ص۳۳۵-۲۹۹، ۲۵۴، جلد۲ ص۸۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص۱۷۱، الترغیب والترہیب جلد۱ ص۵۰۸، شرح السنۃ جلد۲ ص۵۵۸، مشکل الآثار جلد۴ ص۲۳۱۔

بلا عذر گھر میں پڑھی گئی نماز قبول نہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو مؤذن کی آواز سنے اور (مؤذن کی) پیروی میں کوئی عذر مانع نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) عذر کیا ہے؟ فرمایا: ''ڈر یا بیماری!'' پھر فرمایا: ''تو اُس کی نماز قبول نہ ہوگی جو گھر میں (بلا عذر) نماز پڑھے گا''۔[۳۴]

نماز پڑھے بغیر مسجد سے نہیں نکلنا چاہیئے:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا:-

جب تم مسجد میں ہو اور نماز کی اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی نماز پڑھے بغیر (مسجد سے) نہ نکلے''۔ [۳۵]

(۲) حضرت ابوشعشاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''ایک شخص اذان کے بعد مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

اِس شخص نے (جناب حضرت) ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی''۔[۳۶]

(۳) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

''جو شخص مسجد میں اذان پالے، (یعنی اذان ہو جائے) اور بلا حاجت مسجد سے نکل جائے اور وہ واپس آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے''۔ [۳۷]

(یہاں منافق سے مراد عملی منافق ہے یعنی ایسا کرنا منافقوں جیسی حرکت ہے)۔

---

[۳۴] مشکوٰۃ ص ۹۶، ابوداؤد جلد ا ص ۸۸، دار قطنی جلد ا ص ۴۲۱، مستدرک حاکم جلد ا ص ۵۷۳، ابن ماجہ ص ۵۸۔ [۳۵] مشکوٰۃ ص ۹۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۳۷، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۸۹، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۵۔ [۳۶] مشکوٰۃ ص ۹۷، مسلم جلد ا ص ۲۳۲، [۳۷] مشکوٰۃ ص ۹۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۳۴۔

نماز باجماعت کا انتظار:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمیں عزلت اور گوشہ نشینی کی اجازت عطا فرمائیں تو (آپ ﷺ) نے فرمایا "میری اُمّت کی عزلت و گوشہ نشینی مسجدوں میں نماز (کی جماعت) کے انتظار میں بیٹھنا ہے۔" ۳۸ (یعنی دینِ اِسلام میں رہبانیت نہیں مگر نماز اور انتظارِ جماعت کے لئے مسجد میں بیٹھنا ہی کافی ہے)۔

نماز باجماعت کے آداب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

"جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز (باجماعت) پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی چھوٹی سورتیں پڑھے) کیونکہ جماعت میں بیمار، کمزور اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے"۔ ۳۹

صحیح العقیدہ اِمام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیۓ:

کسی ایسے اِمام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیۓ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کی تعظیم نہ کرتا ہو، جو نبیٔ کریم ﷺ کی ذات وصفات اور علم اور رفعتِ شان پر اعتراض کرنے والا ہو اور صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام (رضی اللہ عنہم) اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے خلاف بدگوئی کرنے والا ہو۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ، رسولِ

---

۳۸ مشکوٰۃ ص ۶۹، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۵۔ ۳۹ مؤطاءِ امام مالک ص ۱۱۶، ترمذی جلد ۱ ص ۵۵، مسلم جلد ۱ ص ۱۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۱۷، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۸، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۳۷۱۲۔

کریم ﷺ، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے خلاف بدگوئی کرنے والا اِسلام کا دشمن ہے اور دشمنِ اِسلام کو اِمام نہیں بنانا چاہیئے۔ ایسے ہی اُس اِمام کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے جو **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ** پڑھنے والے، اہلِ اِیمان کو مشرک کہتا ہو۔

ہمارے نبیٔ کریم ﷺ نے تو ایسے اِمام کو اِمامت سے معزول فرمادیا تھا۔ جنہوں نے غیر ارادی طور پر سہواً قبلہ شریف کی طرف تھوک دیا تھا۔ حالانکہ اُن سے ایسا بے ادبی کے نظریہ سے نہ ہوا تھا۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو:

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک شخص کسی قوم کا اِمام تھا، اُس اِمام نے قبلہ کی جانب تھوک دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ اُن کی اِمامت سے فارغ ہوا، تو آپ ﷺ نے اُس کی قوم سے فرمایا: ''یہ شخص اِس کے بعد تمہاری اِمامت نہ کرائے''۔ اُس کے بعد اُس نے اُن کی اِمامت کرنی چاہی، تو لوگوں نے اُسے اِمام بننے سے روک دیا اور اُسے رسول اللہ ﷺ کے اِرشادِ مبارک کی اطلاع دی۔ اُس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میں نے منع فرمایا ہے) اور (راوی فرماتے ہیں) میرا گمان ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اُسے فرمایا: ''تو نے اللہ (جلَّ جلالہ) اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے''۔ ؎۴۰

☆☆☆

☆☆

☆

؎۴۰ مشکوۃ ص ۷۱، ابوداؤد جلد ۱ ص ۷۶، فتح الباری جلد ۱ ص ۶۶۹۔

نماز ترک کرنے کا نقصان

اِسلام ایک ایسا ہمہ گیر دین ہے جو فرد سے لے کر معاشرے تک اور پوری ملتِ اِسلامیہ اور اِنسانیت کی بھلائی اور خیر خواہی کا داعی ہے۔ دینِ اِسلام کے ماننے والے اِس حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ اُمّتِ مسلمہ ایک جسم کی حیثیت رکھتی ہے، اگر جسم کے ایک حصّے کو تکلیف ہو تو سارے جسم میں محسوس ہوتی ہے۔ اِسلام نے عبادات میں اجتماعیت کی اہمیت کو واضح کیا ہے جس کی سب سے بڑی مثال نمازِ پنجگانہ، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین اور حج جیسی عبادات ہیں۔

اِن میں سے نماز اپنی عظمت وشان کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ شریعت نے اِس کی فضیلت، اِس کے اوقات کا تعین اور شرائط، ارکان، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات، مکروہات اور مفسدات کے بیان کا زبردست اہتمام کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "نماز دین کا ستون ہے"۔ [1]

نماز دین کا شعارِ عظیم ہے اور حقیقتِ ایمان سے اِس کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ اِس کو چھوڑ دینے والا، گویا کفر کی سرحد کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کی فرضیت کا حکم معراج شریف کی شب ہوا، اِسے "عرشی تحفہ" بھی کہتے ہیں۔ نماز مومن کی معراج ہے، ہمارے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے اپنی نورانی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے۔ لہٰذا نہ صرف یہ کہ اِسے پابندی سے ادا کیا جائے بلکہ باجماعت ادا کیا جائے۔ نماز باجماعت کا نظام افرادِ اُمّت کی

---

[1] مسند احمد جلد۵ ص ۲۳۰، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۵۲۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۸ ص ۳۵۱، قرطبی جلد۷ جز۱۴ ص ۱۰۰، ابن ماجہ ص ۲۹۵، کتاب الاذکار ص ۲۸۶، ترمذی جلد۲ ص ۸۹، شرح السنۃ جلد۱ ص ۶۹ مشکوٰۃ ص ۱۴، درمنثور جلد۱ ص ۷۰۸۔

تعلیم وتربیت کا ذریعہ ہے۔ ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک مؤثر اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔ اِس کا اور کوئی نعم البدل نہیں۔ دنیا کی کوئی بھی ایسی محفل یا اکٹھ روزانہ پانچ وقت نہیں ہوتا جہاں ایک علاقہ کے لوگ بیک وقت جمع ہوتے ہوں۔ صرف اور صرف نماز ہی ایک ایسی عظیم عبادت ہے جو مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر پانچ اوقات میں جمع کر دیتی ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے اَن گنت فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔ آسمانی رحمتوں کا نزول اور فرشتوں کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ محلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقتی اجتماع، جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے ہفتہ وار وسیع اجتماع اور سال میں دو مرتبہ، نماز عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے وسیع تر اجتماع سے جو عظیم اجتماعی اور ملی فائدے اُٹھائے جا سکتے ہیں، اُن کا سمجھنا کسی طرح بھی مشکل نہیں۔ دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لئے دن رات خاک چھانی جاتی ہے۔ بجلی، سوئی گیس، پانی اور ٹیلی فون کے بِلوں کی ادائیگی کے لئے گھنٹوں لائنوں میں کھڑے ہوکر جرمانوں سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ صحت وزندگی کی بقاء کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں کو خریدنے کے لئے گھنٹوں اپنی باری کا انتظار کیا جاتا ہے اور محنتِ شاقہ کے بعد مقصدِ حیاتِ فانی پایا جاتا ہے۔ اِنہی معاملات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے ذہن وضمیر کو جگانے اور بیدار رکھنے کی ضرورت ہے کہ زندگی کی بقاء کے لئے کس قدر محنت کی جاتی ہے۔ عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت جس پر ایک کلمہ گو مسلمان کا اِیمان ہے، اُس کی فکر بھی دامن گیر ہونی چاہیے۔ بالآخر ہمیں اپنے پروردگار کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اَعمال کا حساب دینا ہے۔ لہٰذا اِس مختصر اور ناپائیدار زندگی میں آخرت کی تیاری سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

نماز نہ پڑھنے پر وعیدیں:

(۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمارے اور اُن کے درمیان جو معاہدہ ہے وہ نماز ہے جس نے اِسے چھوڑ دیا

اُس نے یقیناً کفر کیا'۔ ۲؎ (یعنی ہمارے اور کافروں کے درمیان اصلی اور واقعی جو فرق ہے، وہ نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے کا فرق ہے۔ بس جس نے نماز چھوڑی اُس نے کافروں والا کام کیا)۔

دوسری احادیث مبارکہ میں مختلف الفاظ سے ترکِ نماز کی وعیدیں اور نتائج بیان کیئے گئے ہیں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ ۳؎ ''جس نے نماز ترک کی گویا اُس نے کفر کیا''۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ ۴؎ ''جس نے نماز ترک کی اُس کا دین نہیں'

(۴) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' ''جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُس کے اعمال کو باطل فرما دیتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس سے بری الذّمہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے اللہ (جل جلالہ) کی طرف لوٹ نہ آئے''۔ ۵؎ یعنی نمازیں پڑھنی شروع کر دے۔

(۵) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو، جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا' اُس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بری الذمہ ہیں''۔ ۶؎

حضرت اِمام ذکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الترغیب و الترہیب' ۷؎ میں ترکِ صلوٰۃ اور وقت گنوا کر نماز پڑھنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور تارکِ نماز کے خوفناک انجام کا ذکر کیا ہے۔

۲؎ نسائی جلد ۱ ص ۸۱، دارمی جلد ۱ ص ۲۸۰، ابنِ حبان حدیث نمبر ۵۵، درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۱، دار قطنی جلد ۲ ص ۵۳، مشکوٰۃ ص ۵۸۔ ۳؎ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۵، درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۳۔ ۴؎ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۵، درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۳۔ ۵؎ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۱۶، درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۲۔ ۶؎ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۹۵، درمنثور جلد ۱ ص ۱۷۲۔ ۷؎ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۷۸۔

(٦) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندے اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے“۔ ۸

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ”الترغیب والترہیب“ میں مزید چار روایات ہیں جن کے مضمون تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ محولہ بالا مضمون کے مطابق ہیں مثلاً ”بندے اور شرک و کفر کے درمیان فرق، نماز کا ترک کرنا ہے“۔ ۹ ”کفر اور اِیمان کے درمیان فرق، ترکِ نماز ہے“۔ ۱۰ ”بندے اور کفر کے درمیان فرق نہیں مگر ترکِ نماز“۔ ۱۱

”جس نے عمداً نماز چھوڑ دی وہ مشرک ہوگیا“۔ ۱۲ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ ہماری ملت سے خارج ہوگیا۔ ۱۳ سورۃ الروم میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (آیت:۳۱) ”نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ“۔

(۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے پیارے محبوب خلیل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات خوبیوں کی نصیحت فرمائی، جن میں کچھ یہ ہیں۔ فرمایا کہ ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنانا اگرچہ تیرے ٹکڑے کردیئے جائیں اور تجھے جلا دیا جائے اور فرض نماز کو عمداً ترک نہ کرنا اِس لئے کہ جو کوئی عمداً نماز کو ترک کردیتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ اُس پر سے اُٹھ جاتی ہے اور شراب مت پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے“۔ ۱۴

---

۸ دار قطنی جلد۲ ص ۵۳، تلخیص الحبیر جلد۲ ص ۱۴۸، شرح السنۃ جلد۲ ص ۷، ابوداؤد جلد۲ ص ۲۹۵، ترمذی جلد۲ ص ۹۰، ابن ماجہ ص ۷۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۶۶، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۷۸۔۳۸۲، مسلم جلد۱ ص ۱۶، مشکل الآثار جلد۴ ص ۲۲۶، مشکوٰۃ ص ۵۸۔ ۹ مسند احمد جلد۳ ص ۳۸۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۶۶، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۷۸۔ ۱۰ دار قطنی جلد۲ ص ۵۳، ابن ماجہ ص ۷۷۔ ۱۰ ترمذی حدیث نمبر ۲۶۱۔ ۱۱ درمنثور جلد۱ ص ۱۷۱، دارمی جلد۱ ص ۲۸۰، دار قطنی جلد۲ ص ۵۳، ابن ماجہ ص ۷۷۔ ۱۲ ابن ماجہ ص ۷۷، درمنثور جلد۱ ص ۱۷۱۔ ۱۳ الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۷۹، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۱۶۔ ۱۴ ابن ماجہ ص ۳۰۱۔ مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۱۷، مشکوٰۃ ص ۵۹۔

www.seedharastah.com

ایسے ہی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ”تم عمداً نماز کو ترک نہ کرنا کیونکہ جو عمداً نماز کو ترک کر دیتا ہے وہ ملتِ (اسلامیہ) سے خارج ہو جاتا ہے“۔ [۱۵]

بے نمازی کا دین نہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو امین نہیں اُس کا اِیمان نہیں، جس کی طہارت (یعنی وضو) نہیں اُس کی نماز نہیں، جو نمازی نہیں اُس کا دین نہیں۔ نماز کا دین میں وہ مقام ہے جو سر کا جسم میں درجہ ہے“۔ [۱۶] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ”جو نمازی نہیں، اُس کا اِیمان نہیں“۔ [۱۷]

اِسلام کی بنیاد اور اَساس:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک موقعہ پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اِسلام کی اَساس اور دین کی بنیاد کے تین قاعدے اور اُصول ہیں جن پر اِسلام کی عمارت قائم ہے۔“

(۱) توحید و رسالت (لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰہِ)

(۲) فرض نمازِ (پنجگانہ)، اور (۳) رمضان کے روزے، اِن میں سے جس کسی نے ایک کو بھی ترک کیا، وہ ایسا کرنے سے کافر ہو گیا اور اُس کا خون حلال ہے۔ (یعنی اِن میں کسی ایک کا ترک کر دینا ایسے ہے، جیسے کفر ہو گیا ہو) [۱۸]

جنت میں داخل ہونے کا نسخہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ ایک شخص نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا مجھے ایسا عمل سکھایئے

---

[۱۵] مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲۱۶۔ [۱۶] مجمع الزوائد جلد۱ ص ۲۹۲، درمنثور جلد۱ ص ۷۰۶۔ [۱۷] درمنثور جلد۱ ص ۷۱۳۔ [۱۸] الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۸۲، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۴۷، درمنثور جلد۱ ص ۷۱۱۔

www.seedharastah.com

جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چاہے تجھے عذاب دیا جائے یا جلا دیا جائے ۔ ماں باپ کی اطاعت کرنا اگر چہ تو اپنے مال اور گھر سے نکال دیا جائے اور جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اُس سے بری الذّمہ ہو جاتا ہے"۔ [۱۹]

دس چیزوں کی وصیت:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دس چیزوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چاہے قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔

(۲) (اچھے کاموں میں) اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگر چہ وہ تمہیں تیرے گھر بار اور تیرے مال سے نکل جانے کا حکم دیں۔

(۳) فرض نماز عمداً ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ جو کوئی جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دیتا ہے اُس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ذمہ اور ضمان جاتا رہتا ہے۔

(۴) شراب ہرگز نہ پینا وہ ہر برائی کا سر ہے۔

(۵) اپنے آپ کو گناہ سے بچانا کہ گناہ کی وجہ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

(۶) میدانِ جہاد سے بھاگنے سے بچنا اگر چہ لوگ ہلاک ہو جائیں۔

(۷) جب لوگوں کو وبائی موت پہنچے اور تم اُن میں ہو تو وہاں ثابت قدم رہنا۔

(۸) اپنی کمائی میں سے اپنے بال بچوں پر خرچ کرو اور ادب اور تربیت کا عصا اُن کے سر پر رکھو (یعنی اُن کے حالات پر نگاہ رکھو اُن کی اصلاح کرتے رہو۔ اَخلاق، پیار، ڈانٹ ڈپٹ سے اُن کو راہ راست پر رکھو) اور

---

[۱۹] الترغیب والترھیب جلد۱ ص۳۸۲، درمنثور جلد۱ ص۱۲۷، مجمع الزوائد جلد۱ ص۱۰۵، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۷ ص۳۰۴۔

(۱۰) انہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈراتے رہو''۔۲۰

بے نمازی کا حشر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ (معراج شریف کی شب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا۔ جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے۔ بار بار کچلے جاتے اور پھر صحیح ہو جاتے تھے، ایک پل کے لئے بھی اُنہیں نجات اور مہلت نہ دی جاتی تھی۔ سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''میں نے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ (تاکہ اُمّت کو معلوم ہو جائے) (حضرت) جبرائیل امین (علیہ السلام) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ وہ لوگ ہیں، جو نماز نہیں پڑھا کرتے تھے''۔۲۱ (عالم ارواح میں بے نمازی کے حشر اور انجام کو دیکھ کر، اُمّت کو متنبہ فرمادیا)۔

نماز کا چھوڑنا کفر:

''حضرت عبداللہ بن شقیق تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رؤف ورحیم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوائے نماز کے''۔۲۲

تارکِ نماز کے لئے حکم:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'بندے اور کفر کے درمیان ملاپ کی کوئی چیز نہیں مگر نماز چھوڑ دینا'' (نماز ایک آڑ ہے جو بندے کو کفر سے دُور رکھتی ہے جب نماز چھوڑ دی تو آڑ ختم ہوگئی'')۔۲۳

---

۲۰ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۳' مشکوٰۃ ص ۱۸' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۱۵ ۲۱ مشکوٰۃ ص ۵۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۳، مشکوٰۃ ص ۱۸، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۹۲، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۳۱۲، مشکل الآثار جلد ۲ ص ۲۲۹، ابنِ حبان حدیث ۲۵۴ ۲۲ مشکوٰۃ ص ۵۹۔ ۲۳ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۷۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۸۹۔۳۷۰، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۳۶۶۔

بے نمازی کا حشر قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ:

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: ''جو اِس کی حفاظت کرے گا (وقت، آداب اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ اِس کو ادا کرے گا) تو یہ نماز قیامت کے دن اُس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات (کا ذریعہ) ہو جائے گی اور جو شخص اِس پر پابندی (یعنی اِس کی حفاظت) نہیں کرے گا۔ اُس کے لئے (نماز) نہ نور ہوگی نہ دلیل اور نہ نجات (کا ذریعہ) اور قیامت کے دن (بے نمازی) قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا''۔[۲۴]

شادی و غمی کے موقع پر نمازوں سے غفلت:

شادی و غمی کے موقع پر مرد اور خواتین اکثر نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنی من گھڑت، بے ہودہ رسومات کی ادائیگی کو فرضِ عین سمجھ کر پابندی کرتے ہیں۔ آج کل شادی بیاہ کے موقع پر اپنی حیا کا جنازہ نکالنے کے لئے کتنا اہتمام کیا جاتا ہے کہ وہ دلہن جس کو اُس کے ہونے والے شوہر سے علیحدہ رکھا جاتا ہے، فلم بنانے والے نامحرم اور بے خوف شخص کے سامنے بے پردہ بٹھا دیا جاتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ آج کل نکاح میں یہ ضروری ہے۔ (نعوذ باللہ) جبکہ خداوندِ کریم کے فرضوں سے بالکل غفلت برتی جاتی ہے۔ دلہن جب تک دلہن رہتی ہے' نماز پڑھتی ہی نہیں اور دولہا مسجد میں جاتا ہی نہیں ۔ الا ماشاء اللہ۔ وہ نماز پڑھنے میں شرم محسوس کرتا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کھانے پینے ناچ گانے اور ہندووانہ رسومات سے شرم و حیا نہیں اور نماز پڑھنے میں شرم ہے۔ بھائیو، بزرگو، بہنو، بیٹیو! وقت کا پتا نہیں کب موت آ جائے؟ اِس لئے، آئیں ہم قبر اور آخرت کا خوف جزوِ ایمان بنائیں، رَبِّ کریم کی رحمت کی اُمید رکھیں موت کو یاد رکھیں' اور نماز پنجگانہ کی ادائیگی سے غفلت نہ کریں۔

---

[۲۴] مشکوٰۃ ص ۵۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۹، دارمی جلد ۲ ص ۳۰۲ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۸۶، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۹۲، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۳۱۲، مشکل الآثار جلد ۲ ص ۲۹۔

نماز کی برکتیں

دینِ اسلام میں نماز بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ مگر ہم آج اِسے معمولی سی چیز سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔ جبکہ یہ ہمارے دین میں ایک ایسی نمایاں عبادت ہے جو مسلمان اور غیر مسلم میں فرق کرتی ہے۔ نماز دینِ اسلام کا اہم ستون ہے۔ جس طرح ایک ستون کے بغیر عمارت قائم نہیں رہ سکتی اِسی طرح نماز نہ پڑھنے سے اِسلام قائم نہیں رہ سکتا۔

لیکن اِدھر ہم ''مسلمانوں'' کے اکثر گھروں میں نماز پڑھنے یا نماز پڑھنے کے لئے کہنے کا کوئی کسی قسم کا شعور ہی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اکثر پورے کے پورے گھر میں نماز پڑھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

اِسی شرمناک حالت کی وجہ سے ہم روز بروز پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ اور ہمیں ہر میدان میں ذلت ورسوائی آگے کھڑی نظر آ رہی ہے۔ یہ ساری پستیاں اور زوال ہماری اِسلام اور نماز سے دُوری کا نتیجہ ہے۔

دوسری طرف اگر مسلمان اِن پانچوں نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں تو اُن کی دنیا وآخرت سنور جاتی ہے۔ نماز پڑھنے کی برکت سے نمازی اِس دنیا میں پرسکون اور خوشحال زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں بھی سرخرو ہو گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے جنت میں عیش وعشرت کی زندگی گزارے گا۔ اِس بات کے ثبوت کے لئے ہمیں قرآنِ مجید واحادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

نمازی کی آخرت میں کامیابی:

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ هُمْ

الْوَارِثُوْنَ o الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ o
(المومنون ۹ تا ۱۱)

''اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔ وہ اِس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔

اللہ عزّوجلّ کے اِس فرمانِ عالی شان سے پتا چلتا ہے کہ جو نماز پنجگانہ کی پابندی کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور اِس میں عیش وعشرت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو اِن کا اچھی طرح وضو کرکے پانچ نمازوں کو اپنے اپنے اوقات پر ادا کرے گا اور اُن کے رکوع وسجود پورے کرے گا تو اُسے میں اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو اِن نمازوں کو اپنے اوقات میں ادا نہیں کرے گا اُس کے لئے میری کوئی ذمہ داری نہیں''۔[۱]

اِس حدیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ نمازی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

نمازی دنیا میں پرسکون:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآنِ مجید میں اِرشاد ہے: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o (الرعد: ۲۸) ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذکر سے دِلوں کو سکون ملتا ہے''۔

نماز، اللہ تبارک وتعالیٰ کا سب سے بڑا ذکر ہے۔ اِس کی تصدیق قرآنِ مجید میں دوسرے مقام پر ہوتی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۵۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۰۱، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۱۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۴۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۱۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۵۰۱۔

وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۲؎ ''بے شک نماز بے حیائی اور بُری بات سے منع کرتی ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا سب سے بڑا ذکر ہے'' یعنی نماز پڑھنے والا مسلمان پرسکون زندگی گزارتا ہے اور ہر قسم کی ذہنی الجھنوں اور ڈپریشن سے بچا رہتا ہے۔

نماز پڑھنے سے گناہ معاف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک گناہ کیا ہے (اُس نے اپنا گناہ بھی بیان کیا۔۔۔۔۔) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی۔ کاش تو بھی اپنے جرم کی پردہ پوشی کرتا۔ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا کچھ جواب نہ دیا۔ وہ شخص اُٹھا اور چل دیا' اُس کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا' اُسے بلایا تو اُس وقت یہ آیتِ قرآنی نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ o ج (ھود: ۱۱۴) ''اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے' نصیحت ماننے والوں کے لئے''۔ (اللہ عزوجل نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کی وجہ سے ہم پر بڑا انعام فرمایا ہے کہ نماز پڑھو تو گناہ ختم ہوجائیں گے)۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے یا اوروں کے لئے بھی ہے؟ تو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''یہ حکم میری ساری اُمّت کے لئے ہے۔'' ۳؎

جس سے گناہ سرزد ہوجائے تو نماز پڑھ لینے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲؎ العنکبوت: ۴۵ ۔ ۳؎ مشکوٰۃ ص ۵۸ ۔ مسند احمد جلد ا ص ۴۴۵، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۸ ص ۲۴۱، درمنثور جلد ۳ ص ۳۵۲، الترغیب والترھیب جلد ۴ ص ۱۱۱، قرطبی جلد ۵ جز ۹ حدیث نمبر ۱۱۱۔

نمازی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے:

نمازی سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتا ہے اور آئندہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو اپنے فضل وکرم سے اور نماز کی برکت سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (العنکبوت:۴۵)

''بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے''۔

یعنی نمازی کے پچھلے گناہ، نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

گناہ کر کے آدمی پشیمان اور بے سکون ہو جاتا ہے۔ دنیا بے سکون اور آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن نماز پڑھنے کی برکت سے دونوں جہاں (دنیا و آخرت) سنور جاتے ہیں۔

نماز سے رِزق میں برکت وفراخی:

نماز پڑھنے کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ اِنسان کے رزق میں برکت ڈال دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نمازی کے رزق حلال میں نماز ادا کرنے سے برکت پیدا ہوتی ہے''۔ آج کل دنیا میں دولت کو عزت کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ جس کے پاس دولت کم ہے اُس کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے نمازی پر بڑا احسان فرمایا کہ وہ دنیا میں بھی پُروقار اور پُرآسائش زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں بھی عیش وعشرت کی زندگی گزارے گا۔

جو مسلمان نماز پڑھتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو استقامت عطا فرمائے اور جو نہیں پڑھتے اُنہیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

☆☆☆

نماز میں صف بندی کی اہمیت

اِسلام میں نماز کی ادائیگی کے لئے جماعت اور صف بندی کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے نماز کے لئے جو اجتماعی نظام ''جماعت'' کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے۔ اُس کے لئے محبوبِ کائنات فخر موجودات ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوں۔ ظاہر ہے نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اِس سے زیادہ حسین اور سنجیدہ اور اِس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی اور پھر اِس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں۔ کوئی شخص صف میں آگے پیچھے نہ ہو۔ کندھوں سے کندھے ملے ہوں، دو آدمیوں کے درمیان خلا نہ ہو، پہلی صف یا صفیں مکمل ہوں۔ پہلے اگلی صف مکمل کی جائے پھر اِس کے بعد پیچھے والی صف۔ عقل مند، صاحب علم اور بزرگ لوگ اگلی صف میں ہوں پھر درجہ بدرجہ، بچوں کی صف سب سے آخر میں ہو اور اگر خواتین جماعت میں شریک ہوں تو اُن کی صف سب سے پیچھے ہو۔ اِمام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان ہو۔ ظاہر ہے اِن سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اُس کو زیادہ مفید اور مؤثر بنانا ہے۔ ذیل میں صف بندی، اِس کی اہمیت اور صف بندی میں لاپرواہی کے نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ اِس کے مطالعے سے ہم اپنے اندر تنظیم اور نظم وضبط قائم کرسکیں۔

تکمیلِ نماز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرو۔ صفیں سیدھی کرنا، نماز قائم کرنے سے ہے''۔ اور اِمام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''صف کا سیدھا کرنا نماز پوری کرنے سے ہے۔''[۱]

[۱] بخاری جلد ۱ ص ۱۰۰، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۸۲، مسلم جلد ۱ ص ۱۸۲، دارمی جلد ۱ ص ۲۸۹، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۱۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۸۱۔ ۲۷۹۔ ۲۷۴۔ ۲۵۴۔ ۱۷۷، مشکوٰۃ ص ۹۸، ابن ماجہ ص ۷۱، ترمذی جلد ۱ ص ۵۳، فتح الباری جلد ۲ ص ۲۶۶۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز میں صفیں سیدھی کرو کیونکہ صف کا سیدھا کرنا نماز کی خوبصورتی ہے“۔۲؎ (ربِ کائنات نے قرآنِ مجید میں یہ جو فرمایا ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ یا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِس سے مراد ہے، نماز تمام ارکان کی مکمل طور پر ادائیگی کے ساتھ صحیح پڑھنا ہے اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخل ہے۔ اِس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے)۔

صفوں کو برابر کرو:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا، ”اپنی صفوں کو برابر کرو (یعنی سیدھا کرو) وگرنہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارے دِلوں میں پھوٹ ڈال دے گا“۔۳؎

صفوں کی سیدھائی کی تعلیم:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر داخل ہوتے اِدھر اور اُدھر سے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے اور فرماتے صفوں میں اختلاف نہ کرو (آگے پیچھے مت کھڑے ہو، صفیں بالکل سیدھی بناؤ) وگرنہ تمہارے دِلوں میں اختلاف پیدا ہو جائیں گے“۔۴؎

صفوں کو برابر کرنے کا طریقہ سکھانا:

محمد بن مسلم بن سائب صاحب المقصورہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ”میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کے پہلو میں (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی۔ اُنہوں نے کہا تجھے معلوم ہے یہ لکڑی کیوں رکھی ہے؟

۲؎ بخاری جلد۱ ص ۱۰۰ (باختلاف الفاظ)، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص ۳۸۷، (مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان) فتح الباری جلد۲ ص ۲۶۶، مسلم جلد۱ ص ۱۸۲۔ ۳؎ ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۴۔ ۴؎ ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۴، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۵، نسائی جلد۱ ص ۱۳۰، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۲۶۔

میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے علم نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ اِس لکڑی پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ (سیدھے ہو جاؤ) اور اپنی صفوں کو سیدھا کرو“۔ ۵

حضور ﷺ صفیں سیدھی فرماتے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ”جب ہم نماز میں کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں سیدھی فرماتے۔ جب ہم سیدھے ہو جاتے تو تکبیر کہتے“۔ ٦

اِمام تین بار کہے برابر ہو جاؤ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ”سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، مجھے اُس ذات (عالی شان) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہیں اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں“۔ ۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نماز کی تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرۂ انور سے ہم پر توجہ فرمائی۔ فرمایا: ”اپنی صفیں سیدھی کرو اور مل کر کھڑے ہو، میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں“۔ ۸

دوسری روایت میں ہے فرمایا ”صفیں پوری کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں“۔ ۹ (یہ حضورِ انور ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی

---

۵ ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۲۲، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۲۔ ٦ شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۱، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۴، مشکوٰۃ ص ۹۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۲۱۔
۷ شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۱، مسند احمد جلد۳ ص ۲٦۸، نسائی جلد۱ ص ۱۳۰، مشکوٰۃ ص ۹۸، بخاری جلد۱ ص ۱۰۰، فتح الباری جلد۲ ص ۲٦۴۔ ۸ بخاری جلد۱ ص ۱۰۰، نسائی جلد۱ ص ۱۳۱، مسند احمد جلد۳ ص ۲٦۳۔۱۸۲۔۱۰۳، مشکوٰۃ ص ۹۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۲۱، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۱۹، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۰، فتح الباری جلد۲ ص ۲٦۳۔ ۹ مشکوٰۃ ص ۹۸، مسلم جلد۱ ص ۱۸۲۔

آنکھیں آگے پیچھے اور پس پردہ اندھیرے اور اُجالے میں یکساں دیکھتی ہیں۔ یہ معجزہ صرف نماز سے خاص نہیں تھا اور نہ ہی ظاہرہ حیات طیبہؔ سے)۔

دائیں بائیں دیکھ کر صفیں سیدھی کروانا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر کہنے سے قبل دائیں طرف رُخِ مبارک فرماتے) اور فرماتے "درست رہو، صفیں سیدھی کرو (پھر) بائیں (طرف دیکھتے اور) فرماتے درست رہو اور صفیں سیدھی کرو"۔ [۱۰]

فرشتوں کی طرح صفیں بناؤ:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں حلقوں میں بیٹھے دیکھا۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں متفرق دیکھتا ہوں؟ پھر ہمارے قریب ہو کر فرمایا: "تم ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے قرب میں بناتے ہیں"۔ (حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پروردگارِ عالم کے ہاں فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: "اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں"۔ [۱۱]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صفیں ایسے بناؤ جیسے فرشتے رَبِّ ذوالجلال کی بارگاہ میں صفیں بناتے ہیں۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرشتے بارگاہِ رَبِّ العالمین میں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: "وہ صفیں سیدھی اور برابر کرتے ہیں اور اپنے نورانی کندھے آپس میں ملاتے ہیں"۔ (مجمع الزوائد جلد۲ ص۹۰)

---

[۱۰] مشکوٰۃ ص ۹۸، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۵۔ [۱۱] شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۱، مشکوٰۃ ۹۸، مسلم جلد۱ ص ۱۸۱، نسائی جلد۱ ص ۱۳۱، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۳، ابن ماجہ ص ۷۱، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۰۶۔۱۰۱، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۱۰۱، الترغیب والترھیب جلد۱ ص ۳۱۹، قرطبی جلد ۸ جز ۱۵ ص ۱۳۷، جلد۹ جز ۱۸ ص ۲۹۳، صحیح ابن خزیمہ جلد۳ ص ۲۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ ص ۲۸۷۔۲۱۹۔

پہلی صف پوری ہونی چاہیے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگلی صف کو پورا کرو پھر اُس کے بعد والی صف کو مکمل کرو، اگر کوئی صف ناقص ہو یعنی اُس میں کمی ہو تو وہ آخری صف ہو''۔[۱۲]

صفوں سے تیروں کی سیدھائی:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے گویا اُن سے تیر سیدھے کئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس معاملہ کو سمجھ چکے ہیں۔ پھر ایک دن تشریف لائے تو کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) تکبیر تحریمہ کہنے والے ہی تھے کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو، ورنہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہاری ذاتوں میں اختلاف ڈال دے گا''۔[۱۳] یعنی اگر تمہاری نماز کی صفیں ٹیڑھی رہیں تو تم میں آپس میں اختلاف اور جھگڑے پیدا ہو جائیں گے اور تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔

اِس حدیث شریف میں راوی کا مطلب یہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اِس قدر سیدھا اور برابر کرنے کی کوشش فرماتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ذرّہ برابر بھی آگے پیچھے نہ ہو۔ یہاں تک کے طویل مدت کی اِس کوشش اور تربیت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہو گیا کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ لیکن اِس کے بعد جب ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس معاملہ میں ایک آدمی کی کوتاہی دیکھی تو محولہ بالا اِرشاد فرمایا۔

---

[۱۲] الترغیب والترہیب جلد۱ص ۳۲۵، مشکوٰۃ ص ۹۸، ابوداوٗد جلد۱ص ۱۰۵، نسائی جلد۱ص ۱۳۱، شرح السنۃ جلد۲ص ۳۸۶، مسند احمد جلد۳ص ۱۳۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ص ۱۰۲۔[۱۳] مسلم جلد۱ص ۱۸۲، مشکوٰۃ ص ۹۷، شرح السنۃ جلد۲ص ۳۸۰، مسلم جلد۱ص ۱۸۲ (تفصیلاً ومختصراً) بخاری جلد۱ص ۱۰۰ (مختصراً)، فتح الباری جلد۲ص ۲۶۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ص ۲۱، ابن ماجہ ص ۷۱، ابوداوٗد جلد۱ص ۱۳۰، ترمذی جلد۱ص ۱۰۴، نسائی جلد۱ص ۵۳، درمنثور جلد۷ جز۳۳ص ۱۳۷، دارقطنی جلد۱ص ۲۸۳۔

صفِ اوّل کی فضیلت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی (یعنی ہمیں نماز پڑھائی) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: "کیا فلاں شخص (نماز میں) حاضر ہے"؟ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا نہیں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) پھر فرمایا: "کیا فلاں آدمی (جماعت میں) ہے"؟ عرض کیا نہیں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: بے شک یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر سب نمازوں سے بھاری ہیں اور اگر تمہیں (یعنی انہیں) علم ہو جاتا کہ ان کے ادا کرنے میں کیا اجر و ثواب ہے تو ان کے لئے اپنے گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور بے شک صف اوّل ملائکہ کی صف کی طرح ہے اور اگر تمہیں اس کی فضیلت اور شان کا پتا چل جاتا تو تم اس کے پانے کے لئے جلدی کرتے"۔ [۱۴]

عاقل بالغ پہلی صف میں:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھے پکڑتے اور فرماتے "سیدھے رہو، اختلاف نہ ڈالو، الگ الگ نہ رہو، وگرنہ تمہارے دل الگ الگ ہو جائیں گے اور تم میں عاقل اور بالغ میرے قریب رہا کریں، پھر وہ جو اُن سے قریب ہوں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہوں۔ (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لئے تم میں اختلاف ہے)۔ [۱۵]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم و عقل والے مجھ سے قریب رہا کریں پھر وہ جو اُن سے قریب

---

[۱۴] شرح السنۃ جلد۲ص ۳۶۷، ابوداؤد جلد۱ص ۸۹، نسائی جلد۱ص ۱۳۵، مشکوٰۃ ص ۹۶، مسلم جلد۱ ص ۲۳۲، مسند احمد جلد۲ص ۴۷۲، ابن ماجہ ص ۵۸۔ [۱۵] مسلم جلد۱ص ۱۸۱، نسائی جلد۱ص ۱۳۰۔ ۱۲۹، مسند احمد جلد۴ص ۲۸۶' الترغیب والترہیب جلد۱ص ۳۲۵، دارمی جلد۱ص ۲۹۰، ابن ماجہ ص ۷۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۱۰۳۔ ۹۷۔

ہوں، تین مرتبہ فرمایا اور پھر فرمایا تم بازاروں کے شوروغل سے علیحدہ رہو"۔ ۱۶؎ ترتیب بالکل فطری بھی ہے اور تعلیم وتربیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اچھی اور ممتاز صلاحیتوں والے لوگ درجہ بدرجہ آگے اور قریب رہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی صف والوں کے لئے اِستغفار:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اِستغفار فرماتے اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ"۔ ۱۷؎

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ، دوسری صف والوں کے لئے دو مرتبہ اور تیسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ اِستغفار فرماتے"۔ ۱۸؎

پہلی صف کے لئے قرعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگ جانتے کہ صف اوّل کی کیا فضیلت ہے؟ تو اُس کے لئے قرعہ ڈالا جاتا اور جس کا نام نکلتا وہ پہلی صف میں کھڑا ہوتا"۔ ۱۹؎ (لوگ پہلی صف کی حرص اور خواہش کرتے اور جھگڑے کو رفع کرنے کے لئے قرعہ ڈالتے)۔

جنت میں گھر:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے،

۱۶؎ مسلم جلد۱ ص ۱۸۱، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۷، مشکوٰۃ ص ۹۸، دارمی جلد۱ ص ۲۹۰، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۵، مسند احمد جلد۱ ص ۴۵۷، دارقطنی جلد۱ ص ۲۸۰، ترمذی جلد۱ ص ۵۳۔ ۱۷؎ ابن ماجہ ص ۷۱، درمنثور جلد۵ ص ۴۷، مسند احمد جلد۴ ص ۱۲۷۔ ۱۲۶، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۳۳۴، نسائی جلد۱ ص ۱۳۱، ترمذی جلد۱ ص ۵۳، دارمی جلد۱ ص ۲۹۰۔ ۱۸؎ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۹۲، مسند بزاز جلد۱ ص ۲۵۰۔ ۱۹؎ ابن ماجہ ص ۷۱، بخاری جلد۱ ص ۱۰۰، مسلم جلد۱ ص ۱۸۲، ترمذی جلد۱ ص ۵۳، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۹۲، درمنثور جلد۵ جز۱۴ ص ۵۷، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۱۶۔

فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو صف کے خلا کو دور کرتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے درجہ کو بلند فرماتا ہے اور جنت میں اُس کا گھر بناتا ہے“۔ ۲۰

صفوں کو جوڑنے والوں پر دُرود:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مقدّس ہے ”بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں (یا، اللہ جَلَّ سلطانہ رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دُعا کرتے ہیں) اُن لوگوں کے لئے جو صفوں کو جوڑتے ہیں اور جو شخص صف میں خالی جگہ کو بھر دے تو اللہ (جَلَّ شانہ) اِس کے سبب اُس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے“۔ ۲۱

پہلی صف والوں پر فرشتوں کے دُرود:

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے (علیہم السلام) اُن لوگوں پر دُرود بھیجتے ہیں، جو اگلی صفوں سے ملتے ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک اُس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم پیارا نہیں، جو قدم صف کو ملانے کے لئے بڑھتا ہے“۔ ۲۲

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے (علیہم السلام) پہلی صف والوں پر دُرود بھیجتے ہیں یا پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں“۔ ۲۳

۳۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے (نوری) فرشتے (علیہم السلام)

---

۲۰ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۹۱، درمنثور جلد۷ ص ۱۳۸، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۲۲۔ ۲۱ ابن ماجہ ص ۷۱، صحیح ابنِ خزیمہ جلد۳ ص ۲۳۔۲۶، مسند احمد جلد۶ ص ۱۶۰۔۸۹۔۶۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۱۰۳۔۱۰۱، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۵، درمنثور جلد۵ ص ۴۷۔ ۲۲ مشکوٰۃ ص ۹۸، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۵، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۲۳۔ ۲۳ دارمی جلد۱ ص ۲۸۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۱۰۳ جلد۱۰ ص ۲۲۹، مسند احمد جلد۴ ص ۲۶۹، جلد۵ ص ۲۶۲، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۱۸۔۳۱۶، ۱۷۶، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۰۴، ابن ماجہ ص ۷۱، شرح السنۃ جلد۲ ص ۳۸۶۔۴۔

پہلی صف والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اور دوسری (صف والوں) پر بھی فرمایا، بے شک اللہ (جَلَّ جلالہ) اور اُس کے (نوری) فرشتے (علیہم السلام) پہلی صف والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اور دوسری صف والوں پر بھی۔ فرمایا، بے شک اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے (علیہم السلام) پہلی صف والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اور دوسری صف والوں پر بھی۔ "ہاں! دوسری والوں پر بھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کرو اور اپنے کندھوں کے درمیان مقابلہ رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو (دو آدمیوں کے درمیان) خلا دور کرو کیونکہ شیطان تمہارے درمیان بکری کے بچے کی شکل میں گھس جاتا ہے"۔ ۲۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث شریف میں یہ زیادہ ہے "جو صف کو ملائے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے ملائے اور جو صف کو توڑے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے توڑے"۔ ۲۵

دائیں طرف والوں پر دُرود:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے فرشتے صفوں کے دائیں طرف والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔" ۲٦

اِمام کا درمیان میں ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِمام کو درمیان میں رکھو (یعنی صف بندی میں اِمام صاحب کے دائیں بائیں برابر تعداد میں نمازی ہونے چاہئیں) اور خلا کو دُور کرو"۔ ۲۷

---

۲۴ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۹۱، مشکوٰۃ ص ۹۸، مسند احمد جلد۵ ص ۲٦۲، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۱۷

۲۵ مشکوٰۃ ص ۹۹۔ ۲٦ ابو داؤد جلد۱ ص ۱۰۵، ابن ماجہ ص ۷۲، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۲۰۔

۲۷ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۱۰۴، ابو داؤد جلد۱ ص ۱۰٦۔

بڑے درجے والا، بہترین قدم:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مقدّس ہے ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو نرم کندھے والا ہو''۔ ۲۸

مجمع الزوائد میں یہ زیادہ ہے کہ ''اُس قدم سے بڑھ کر اور کسی قدم کا اجر نہیں، جو قدم صف کے خلاء کو پُر کرنے کے لئے (یعنی دُور کرنے کے لئے) بڑھتا ہے''۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں' نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو صف کے خلاء کو دور کرتا ہے، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے گناہ معاف فرمادے گا''۔ ۲۹

پیچھے رہنے والے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) کو پیچھے رہتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: ''آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ قوم پیچھے رہتی رہیں گی حتیٰ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ) اُنہیں پیچھے کردے گا''۔ ۳۰

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم پہلی صف سے پیچھے ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) آگ میں اُنہیں پیچھے کرے گا''۔ ۳۱

یعنی جو لوگ سستی کی وجہ سے صف اوّل میں آنے سے دُور رہیں گے یا صف

---

۲۸ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۰۱، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۹۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۲۔ ۲۹ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۲۔ ۳۰ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۵، نسائی جلد ۱ ص ۱۲۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴، ۳۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۰۳، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۴، ابن ماجہ ص ۷۰۔ ۳۱ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۶، مسند احمد جلد ۳ ص ۵۶۔ ۳۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۰۳۔

اوّل میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے ہوں گے تو وہ دنیا کے سارے کاموں میں سست ہو جائیں گے اور برائیوں پر دلیر ہو جائیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہنم میں جائیں گے اور وہاں دیر تک رہیں گے۔ معلوم ہوا کہ سارے دینی کاموں میں نماز مقدم ہے۔ نماز کا اثر ہر نیکی پر پڑتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ نماز میں سستی کرنے والا جہنم کے نچلے طبقہ میں جائے گا۔

بائیں جانب کو آباد کرنے والے کو دوگنا ثواب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسجد کا بایاں حصّہ خالی ہو گیا ہے (کیونکہ لوگ فضیلت کے خیال سے دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو کوئی صف کی بائیں جانب آباد کرے گا اُس کو دوہرا ثواب ملے گا‘‘۔ ۳۲ (ایک نماز کا، اور دوسرے بائیں جانب کو آباد کرنے کا)۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث شریف میں الفاظ ہیں۔ ’’جو بائیں جانب کو تھوڑے بندے ہونے کی وجہ سے آباد کرے گا یعنی بائیں جانب کھڑا ہوگا اُس کو دوگنا اجر ملے گا‘‘۔ ۳۳

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے؟

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے ایک آدمی مقرر کرتے تھے اور جب تک صفوں کی سیدھائی کی خبر نہ ملتی اُس وقت تک تکبیر تحریمہ نہ کہتے اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ دونوں بھی یہی کام کرتے تھے اور وہ فرماتے برابر ہو جاؤ اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے، ’’اے فلاں آگے ہو، اے فلاں

---

۳۲ ابن ماجہ ص ۷۲، الترغیب والترہیب جلد اص ۳۲۳ ۔ ۳۳ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۱۹۰، الترغیب والترہیب جلد اص ۳۲۱۔

پیچھے ہو۔"٣٤ (اور اِس طرح صفوں کو ترتیب دیتے اور برابر کرتے)۔

لڑکوں کی صف:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

"میں نے (لوگوں سے کہا کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کیسے نماز شروع فرماتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو پہلے مردوں نے صف باندھی، پھر اُن کے پیچھے لڑکوں نے صف باندھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "میری اُمّت کی نماز یہی ہے"۔ ٣٥ "اور عورتوں کی صفیں بچوں کے پیچھے"۔٣٦

صفوں میں شیطان کا گھسنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کرو اور اُن میں نزدیکی کرو، اپنی گردنیں مقابل رکھو، مجھے اُس ذات (وحدہٗ لاشریک) کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطان کو صفوں (میں دو آدمیوں کے درمیان) کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں۔"٣٧

صف سے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز:

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہے (اور اِمام کے پیچھے) نماز پڑھ رہا ہے تو اُسے حکم فرمایا کہ اپنی نماز دوہرا

---

٣٤ ترمذی جلد١ ص ٥٣۔ ٣٥ ابوداؤد جلد١ ص ١٠٥، مشکوٰۃ ص ٩٩۔ ٣٦ نصب الرایہ جلد٢ ص ٣٧۔ ٣٧ مشکوٰۃ ص ٩٨، ابوداؤد جلد١ ص ١٠٤، شرح السنۃ جلد٢ ص ٣٨٢، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد٣ ص ١٠٠، صحیح ابن خزیمہ جلد٣ ص ٢٢، الترغیب والترہیب جلد١ ص ٣١٨، نسائی جلد١ ص ١٣١، درمنثور جلد٧ جز٣٣ ص ١٣٧۔

لے''۔۳۸؎ (یعنی صف اوّل میں جگہ تھی یا بلا وجہ پیچھے کھڑا ہوا، اُس کی نماز مکروہ ہوئی اور مکروہ نماز لوٹانا مستحب ہے۔ یہ حکم استحبابی ہے۔ (بعض علماء کے نزدیک اِس صورت میں اُس کی نماز فاسد ہوگی۔ وہ حضرات اِس کو حکم وجوبی مانتے ہیں):

مسئلہ: خیال رہے کہ اگر صفِ اوّل میں جگہ نہ ہو اور کسی اور نمازی کے آنے کی امید بھی نہ ہو تو جو نمازی صف سے اکیلا ہو وہ اِمام کے پیچھے کھڑے نمازی کو ہاتھ لگا دے، اگر وہ مسئلے سے واقف ہوگا تو پیچھے آجائے اور اِس سے پیچھے آنے والے کی نماز کراہت سے بچ جائے گی۔ اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز بھی مکروہ ہے فاسد نہیں۔

صفیں سیدھی نہ کرنے کی سزا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''صفوں کو سیدھا کر ویا وگرنہ تمہارے چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے یا آنکھوں کا نور چھین لیا جائے گا''۔۳۹؎

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ'' جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوں''۔۴۰؎

(اِس لئے کہ دائیں جانب' بائیں جانب سے عموماً افضل ہے)۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا سلام پھیرتے وقت فیض یاب ہوتے تھے۔

☆☆☆

۳۸؎ مشکوٰۃ ص ۹۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۶، ترمذی جلد ۱ ص ۵۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۳، ابن ماجہ ص ۷۱، مسند بزار جلد ۱ ص ۲۵۴ (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۳۸۔

۳۹؎ مسند احمد جلد ۵ ص ۲۴۸، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۹۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۶، فتح الباری جلد ۲ ص ۲۶۴۔ ۴۰؎ ابن ماجہ ص ۷۲، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۰۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۲۰، نسائی جلد ۱ ص ۳۲۔

ننگے سر نماز پڑھنا

نئ سے نئ بیماریاں معاشرے کو کینسر کی طرح تباہ وبرباد کرتی چلی جارہی ہیں۔ مسلمان لوگ ''بے غیرت مغربی اقوام'' کی نقالی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر شرم وحیا کا جنازے پر جنازہ نکالتے چلے جارہے ہیں اور اپنے رَبِّ کریم جلّ جلالہ اور رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدّس باتوں اور اِرشادات واَحکامات کو محض یہ کہہ کر ردّ کر دیتے ہیں کہ ''اُوے ایہہ مولویاں دیاں گلاّں نیں' مولوی تنگ نظر نیں'' وغیرہ وغیرہ۔ اِسلامی اقدار کی بات کرنے والے کو ''قدامت پسندی''، ''اندھی تقلید'' اور ''بنیاد پرستی'' کا شکار کہہ کر اِسلامی احکام سے راہِ فرار اختیار کی جاتی ہے۔ یہ وہ شر ہے جو یہودی، ہنودی شیطانوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلایا ہے۔ یہاں تک کہ کلمہ گو حضرات شعائر اللہ کی بے ادبی کو بھی معمولی حرکت سمجھتے ہیں۔ آج اِس دور میں اپنے شعائرِ دینیہ وملّیہ کے معاملہ میں جتنی بے وفائی مسلمان کر رہے ہیں کوئی اور قوم اپنے شعائر مذہبیہ یا ملّیہ سے ایسا نہیں کرتی۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ مغربی تہذیب کی یلغار کے سامنے پسپا ہونے والے مسلمان اِسلامی تہذیب کو اپنانے میں اپنی تذلیل اور پستی سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے شرماتے نہیں کہ اگر ہم نے اِسلامی اقدار اور طرز بود وباش کو اپنایا تو دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے حالانکہ اِن ''بے چارے عقل کے بندھوں کو خبر نہیں کہ رَبِّ کائنات جَلَّ جلالہ کا فرمان عظیم ہے کہ: وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ○ (آل عمران:۱۳۹) ''اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو''

یہ کلمات تحریر کرتے ہوئے دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ مغربی تہذیب نے نہ صرف یہ کہ مردوں کے سر سے پگڑی اور ٹوپی چھین لی بلکہ عورتوں کو بھی دوپٹے سے

آزاد کردیا ہے۔اِس بے راہ روتہذیب کے سیلاب میں پڑھے لکھےاورشریف مَرد اور عورتیں سبھی تنکوں کی طرح بہتے چلے جارہے ہیں۔(الا ماشاءاللہ)

اخبارات و رسائل وغیرہ میں خواتین ننگے سر سے اپنی نمائش کرواتی ہیں۔شادی بیاہ کے موقعوں پر عریانی مادر زاد آزاد روی اور حیاء سوز حرکتیں یہود و نصاریٰ کوشرمارہی ہیں۔مسلمان حکمران اپنی عورتوں کو یہودیوں وعیسائیوں کے ساتھ ننگے سرکھڑے کرتے ہیں۔مشرکوں اورکافروں سے اپنی عورتوں کے مصافحے کرواتے ہیں۔خدامعلوم اِن لوگوں کی غیرتِ ایمانی کوکیاہواہے؟

اِس دورِ گمراہی میں اعمالِ صالحہ بھی بے ادبی ،لاپروائی اور غفلت کے ہاتھوں پِس رہے ہیں۔نماز ایک اہم عبادت ہے جس میں بندے کو اپنے رَبّ ذوالجلال کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ اپنی بے بسی اور عاجزی کا بھرپوراظہار کرنا چاہیے۔اِس میں بدن کی طہارت کے ساتھ ساتھ شائستگی اور وقارکوبھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔مگردیکھنے میں یہ آیا ہے کہ لوگ نمازجیسی عظیم عبادت میں شائستگی اوروقار کی بالکل پرواہ نہیں کرتے اورغافلوں اورلاپرواہوں کی طرح نمازکوادا کرتے ہیں اور ننگے سر نماز کی ادائیگی میں بہادری اورشوخی علم کا اظہار کرتے ہیں اورکئی لوگ سر پر کپڑا، ٹوپی اور پگڑی وغیرہ رکھنے کے خلاف بے تکی بحث کرتے ہیں اورنہ صرف یہ کہ برہنہ سر رہنے کومعیوب نہیں سمجھتے بلکہ ننگے سر نماز پڑھنے پراصرار کرتے ہیں اورکہتے ہیں کہ ”سر کوڈھانپنا نمازکی شرائط میں سے نہیں ہے“۔

”جماعت اِسلامی“ کے ترجمان ماہنامہ ”ترجمان القرآن“(جنوری ۱۹۸۱) کے شمارہ میں ”محمود حسن صاحب“ کے ایک مضمون ”ایک فراموش سُنّت“ میں سرکوڈھانپے بغیرنمازپڑھنے والوں کے لئے لکھا ہے۔”کہ فقہ کی رو سے تو کُرتہ پہننا بھی نماز کی شرائط میں سے نہیں ہے۔بہتر یہ ہے کہ اب کُرتہ پہننا بھی ترک کردیا جائے۔فقہی نقطہ نظر یہ ہے کہ آدمی اگرصرف اپناسترناف سے گھٹنے تک ڈھانپ لے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔“

مضمون نگار نے یہ بات تو لکھ دی مگر شاید مضمون نگارکوعلم نہیں کہ ننگے سر نمازیں پڑھنے والے ”جماعت اِسلامی“ اور ”فرقۂ اہلحدیث“ کے ہی افراد ہیں۔اگر مضمون نگاراپنے قارئین کو یہ مشورہ دیتے کہ سرسے کپڑے ہی نہ پہنو۔ننگے ہی نماز

ہوجاتی ہے تو شاید وہ ناراض نہ ہوتے۔ کیونکہ مضمون نگار نے ترجمان القرآن جلد ۹۶ ص ۲۳ پر لکھا ہے ”رہا وہ شخص جس کے پاس پہننے کے لئے سرے سے کوئی کپڑا نہ ہو وہ بیٹھ کر اشارے سے رکوع وسجود کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔“ ساتھ ہی لکھا ہے کہ ”اِس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ آدمی استطاعت کے باوجود کرتہ کے بغیر نماز ادا کرتا رہے یا ننگے سر ہو کر نہ صرف یہ کہ نماز ادا کرنے کو اپنا معمول بنائے بلکہ اِس پر اصرار بھی کرتا رہے“۔

مضمون نگار نے لکھا ہے ”کسی مجبوری یا عدم استطاعت کے باوجود برہنہ سر نماز پڑھنے میں بے ادبی اور بے پروائی کا پہلو ہے“

عبارت کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

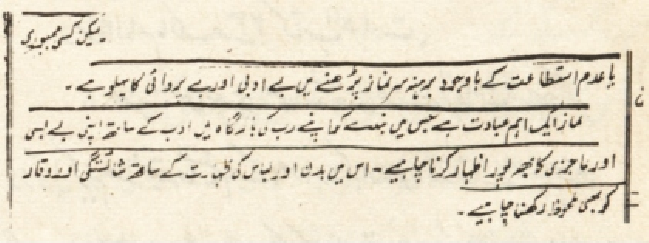

لیکن کسی مجبوری

یا عدم استطاعت کے باوجود برہنہ سر نماز پڑھنے میں بے ادبی اور بے پروائی کا پہلو ہے۔

نماز ایک اہم عبادت ہے جس میں بندے کو اپنے رب کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ اپنی بے بسی اور عاجزی کا بھرپور اظہار کرنا چاہیے۔ اس میں بدن اور لباس کی طہارت کے ساتھ شائستگی اور وقار کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

”اہل حدیث“ کے ترجمان ہفت روزہ ”اہل حدیث“ شمارہ نمبر ۴۱ جلد نمبر ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے صفحہ نمبر ۶ کالم نمبر ۱ پر لکھا ہے۔ ”نبی اکرم ﷺ سے عام حالات میں ننگے سر نماز پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ بعض انتہا پسند حضرات اِسے ”مردہ سُنّت“ خیال کر کے اِس کے اِحیاء کا بڑی سختی سے اِہتمام کرتے ہیں۔ اُن کا یہ طرزِ عمل نفرت کا باعث ہے۔ اِس سے احتراز کیا جائے۔ کپڑا موجود ہونے کی صورت میں عام طور پر ننگے سر نماز پڑھنا سُنّت نہیں ہے۔“

اِس عبارت کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

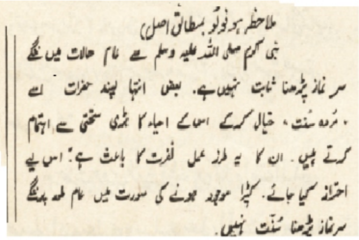

(ملاحظہ ہو فوٹو بمطابق اصل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عام حالات میں ننگے سر نماز پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ بعض انتہا پسند حضرات اسے ”مردہ سنت“ خیال کرکے اس کے احیاء کا بڑی سختی سے اہتمام کرتے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل نفرت کا باعث ہے۔ اس لیے احتراز کیا جائے۔ کپڑا موجود ہونے کی صورت میں عام طور پر ننگے سر نماز پڑھنا سنت نہیں۔

ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' (جنوری ۱۹۸۱ء میں لکھا ہے۔ ''کہ آج کل ننگے سر رہنے کا جو رواج عام چل پڑا ہے۔ یہ سُنّتِ نبوی اور اِسلامی تہذیب کے خلاف ہے'' (من وعن)

حضور ﷺ کی کسی حدیث مبارکہ میں یہ ثابت نہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے ننگے سر نماز پڑھائی یا پڑھی ہو یا ننگے سر پھرتے ہوں۔ اَحادیثِ مبارکہ میں یہ تذکرہ تو کثرت سے ملے گا کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے فلاں فلاں مواقع پر پگڑی شریف باندھی ہوئی تھی اور ہمیشہ باندھتے تھے۔'' ہاں البتہ سوائے اِحرام کی حالت کے کوئی موقع ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ ننگے سر رہے ہوں اور ایسی کوئی حدیث شریف نہیں جس سے ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے بغیر نماز پڑھی ہو یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا ہو کہ ننگے سر نماز پڑھنا میری سُنّت مبارکہ ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ ''رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر پگڑی باندھی''۔ [۱]

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''فتح مکّہ کے سال آپ ﷺ کے سرِ انور پر عمامہ شریف تھا''۔ [۲]

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ ''نبی کریم ﷺ جب عمامہ شریف باندھتے تو اُس کے شملہ (شریف) کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے''۔ [۳]

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''میں نے حضور ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ (ﷺ) کے سر انور پر قطر کا بنا ہوا عمامہ شریف تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے (نورانی) دستِ

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۳۷۴، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۹، کتاب اللباس۔ [۲] ترمذی جلد ۱ ص ۳۰۴، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۹ مسلم کتاب الحج، نسائی کتاب المناسک، مصنّف ابی شیبہ جلد ۸ ص ۲۳۷، دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۵ ص ۶۷۔ [۳] ترمذی ابواب اللباس جلد ۱ ص ۳۰۴، مشکوٰۃ ص ۳۷۴۔

(مبارک) کو اپنی پگڑی شریف کے نیچے داخل فرمایا اور اپنے سرِ اقدس کے اگلے حصّہ کا مسح فرمایا اور سر مبارک سے پگڑی نہیں اُتاری۔‘‘ ۵

احادیثِ مبارکہ نمبر ۲ تا ۴ صرف اِس مقصد کے لئے بیان کی گئی ہے تاکہ اِسلامی تہذیب سے بے خبر مسلمانوں کو علم ہو کہ حضور ﷺ ننگے سر نہیں رہتے تھے۔

۵۔ ’’حضرت عمروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (جب وضو کرتے تو) پگڑی (شریف) کو سر سے اُتارتے اور پانی سے اپنے سر کا مسح فرماتے‘‘۔ ۶

۶۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ’’(رسولِ کریم ﷺ) کے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت گرمی میں) پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے اور اُن کے ہاتھ اپنی آستین میں ہوتے‘‘۔ ۷

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہیں، فرماتے ہیں، ’’نبیٔ کریم ﷺ اپنی پگڑی کے پیچ پر سجدہ فرمایا کرتے تھے‘‘۔ ۸

۸۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم ﷺ فرماتے تھے ’’ہمارے اور مشرکوں میں ٹوپیوں پر عمامہ کا فرق ہے (یعنی وہ صرف عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں‘‘۔ ۹

۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ’’جب رسولِ کریم ﷺ نیا کپڑا پہنتے تو اُس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر‘‘۔ ۱۰

محولا بالا احادیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبیٔ کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ’’ننگے سر‘‘ نہیں رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وضو کرتے وقت بھی ننگے سر نہ ہوتے تھے تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ برہنہ سر نماز پڑھتے ہوں گے؟ وہ تو سخت گرمی کی حالت میں پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ننگے سر نماز نہیں پڑھتے تھے۔

---

۵ ابوداؤد جلد ا ص ۲۱ کتاب الطہارت۔ ۶ مؤطاء امام مالک ص ۲۳ کتاب الطہارت۔ ۷ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الثوب تعلیقاً۔ ۸ فتح القدیر جلد ا ص ۲۱۴۔ ۹ ترمذی جلد ا ص ۳۰۷، مشکوٰۃ ص ۳۷۴، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۹۔

کس موقعہ پر پگڑی اور ٹوپی وغیرہ نہیں پہنی جاتی:

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سالم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اِحرام باندھنے والا کیا پہنے؟ تو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''آدمی اِحرام کی حالت میں (۱) قمیص (۲) پگڑی (۳) ٹوپی (۴) شلوار (۵) ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔ اور (۶) موزے نہ پہنے اور اگر پہننے کے لئے جوتے ہوں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔'' [۱۱]

''جماعت اِسلامی'' کے ''محمود حسن صاحب'' نے ٹوپی یا پگڑی کے پہننے کی دلیل میں مذکورہ بالا حدیث پاک بیان کی ہے اور نتیجہ اخذ کیا ہے جو کہ صحیح ہے کہ ''اِس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آدمی کو ہمیشہ سر پر پگڑی یا اُس کی جگہ کوئی اور چیز پہننی چاہیئے''۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں (یعنی ظاہری زمانۂ حیات میں) لوگ ننگے سر نہیں رہتے تھے۔ وہ سر پر عمامہ باندھتے یا ٹوپی اور اِس طرح کی کوئی اور چیز پہنتے تھے۔ اِس بنا پر حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِحرام باندھنے والے کو سر پر ٹوپی یا پگڑی پہننے سے منع فرمایا۔ (یاد رہے یہ صرف حج اور عمرہ کے وقت احرام کی پابندیاں ختم ہونے تک کا حکم ہے۔)

ہم مسلمان، ہنود و یہود و نصاریٰ کی بے راہ رو تہذیب میں کس طرح خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے ہیں کہ اپنے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مشابہت کو چھوڑ دیا ہے اور اغیار کی مشابہت کو پسند کیا جبکہ اُمّتی ہیں کے سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی قوم سے مشابہت کرے گا وہ اِنھی

---

[۱۰] ترمذی جلد ص ۳۰۶، مشکوٰۃ ص ۲۷۵۔ [۱۱] مشکوٰۃ ص ۲۳۵، نسائی جلد ۲ ص ۸۔

میں سے ہوگا‘‘۔ ؎۱۲

فرشتوں کی علامت:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم عمامے اختیار کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اِنہیں اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ‘‘۔ ؎۱۳

مجاہدین میدانِ جنگ میں بھی عمامہ باندھتے تھے:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبیِٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع (یہودی) کی طرف ایک جماعت بھیجی تو اُس پر (حضرت) عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات میں اُس کے گھر میں داخل ہوئے‘ وہ سورہا تھا، آپ نے اُسے قتل کر دیا۔ (حضرت) عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس کے پیٹ میں تلوار ماری حتیٰ کہ اُس کی پیٹھ میں گزر گئی‘ میں سمجھ گیا کہ میں نے اُسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں قلعہ کے دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنا پاؤں رکھا تو چاندنی رات میں گر گیا۔ میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ میں نے پگڑی سے اُس پر پٹی باندھ دی پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور نبیِٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر اپنا نورانی ہاتھ مبارک پھیرا تو گویا میں نے کبھی اُس کی شکایت نہ کی تھی (ہڈی جڑ گئی، ایسے ہوا کہ جیسے میری پنڈلی کو کچھ نہیں ہوا)۔ اِس حدیث شریف سے پتا چلا کہ مجاہدینِ اِسلام میدانِ جہاد میں بھی پگڑی باندھتے تھے۔ ؎۱۴

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

؎۱۲ ترمذی جلد ۱ ص ۳۰۷، مشکوٰۃ ص ۳۷۴، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۹۔ ؎۱۳ ترمذی جلد ص ۳۰۶، مشکوٰۃ ص ۳۷۵۔ ؎۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۳۵، نسائی جلد ۲ ص ۸۔

اچھے میاں بیوی (حقوق زوجین)

تبصرہ: از حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری

پیش نظر نہایت تحقیقی، عملی، فکری، اصلاحی اور تعمیری کتاب مستطاب ''اچھے میاں بیوی'' (حقوقِ زوجین) حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ العالی کی تصانیف میں شاہکار اور تاریخی اہمیت کی حامل ہے' اس میں موصوف نے مرد اور عورت کے شرعی اَحکام کو اِس محنت اور محبت سے قلم بند فرمایا ہے کہ اِس موضوع پر اتنی جامع، مفصّل، روح پرور' دلکش اور ایمان افروز کتاب میری نظر سے نہیں گزری جس میں ''حقوق زوجین'' پر اِس تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہو۔ سچی بات ہے کہ موصوف کی آسان' سہل اور حوالہ جات کے گل وگلزار سے مرصع جملہ کتابیں اِس لائق ہیں کہ دینی مدارس کے طلباء وطالبات کے نصاب میں داخل ہوں۔ جن سے اِصلاح وفلاح کے مقاصد بڑی حد تک بآسانی پورے ہو سکتے ہیں۔ موصوف اِسلام کے قواعد وضوابط اور عقائد کو اتنے مضبوط طریقے سے قلمبند فرماتے ہیں کہ قاری جب پڑھنے لگتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ عبارت' کلمات' حروف والفاظ میں فصاحت وبلاغت' دلکشی اور جملوں کی ترتیب کا حسن قاری کو گرویدہ بنالیتا ہے۔ (ہدیہ: 120 روپے)

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977' بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور

منیر احمد یوسفی (ایم-اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کی تصنیف کردہ کتب

نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ	نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ
1	ایصالِ ثواب	40روپے	19	رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	40روپے
2	حدیث قسطنطنیہ	30روپے	20	علاماتِ قیامت	20روپے
3	حقوق زوجین (حصّہ اوّل)	120 روپے	21	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	30روپے
4	قُل شریف کیا ہے؟	30روپے	22	لیلۃ القدر عید الفطر اور مسائل فطر	20روپے
5	عظیم قرآنی دُعائیں	70روپے	23	مقدس دُعائیں	40روپے
6	مسجد اور امامت	20روپے	24	والدین واولاد کے حقوق	80روپے
7	مسائل قربانی	30روپے	25	حج وعمرہ زیارت	60روپے
8	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	40روپے	26	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	120 روپے
9	آخری چہار شنبہ	20روپے	27	چالیسواں کیا ہے؟	40روپے
10	نکاح نصف دین ہے	40روپے	28	یوسف مصر محبت	150روپے
11	ہمسایوں کے حقوق	40روپے	29	استغفر اللہ	30روپے
12	ختم کے معانی	30روپے	30	دعوت وتبلیغ	10روپے
13	مجھے نماز سے پیار ہے	40روپے	31	تاریخ وضو اور مسائل	60روپے
14	تحفۂ معراج شریف	20روپے	32	شفاء بوسیلہ قرآنی مجید ومنزل	20روپے
15	سجدۂ تعظیمی حرام ہے	20روپے	33	آدابِ دُعا واوقات قبولیت	80روپے
16	نماز مترجم	40روپے	34	گیارہویں شریف کیا ہے؟	50روپے
17	داتا کون کون؟	70روپے	35	شعبان المعظم کی فضیلت	50روپے
18	غسلِ میت	20روپے	36	کفنِ میّت	20روپے

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977 'بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور۔ 6823128

www.seedharastah.com

تاریخِ وضو و مسائل

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

ہدیہ:30روپے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی

کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

میں بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ

جدید میں

منفرد حیثیت کا حامل

زیرِ ادارت

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977' بلاک بی III' گجر پورہ (چائنہ) سکیم

لاہور۔6823128